ملن

میگزین

کراچی

یکم شوال ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۰۱۸

بزم ادب

بزم ادب ۹۵ سال

۱۹۲۳_۲۰۱۸

جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی پاکستان

CamScanner

میگزین
مِلن
کراچی

یکم شوال ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۰۱۸

یہ میگزین بزم ادب جمعیت حکیمان (دہلی) رجسٹرڈ پاکستان کے زیر اہتمام شائع کیا گیا

گرافکس .... محمد وقاص شاہ   پرنٹنگ .... محمدی انٹرپرائز

فہرست مضامین

فہرست سابق صدور	2	بزمِ ادب آمد	37
پیغام صدر بزم ادب	3	بزمِ ادب (بچوں کا پروگرام)	38
پیغامِ صدر مجلس اعلیٰ	4	بزمِ ادب (پروگرام)	40
اراکین بزمِ ادب	5	بزمِ ادب (حکیمان ایوارڈ)	42
اراکین مجلسِ اعلیٰ	10	استاد کی اہمیت	45
پیغامِ عید (دانش منظور)	13	روزہ خوروں کی نشانیاں	46
جائزہ رپورٹ (بلال طارق)	14	آزادی	48
جائزہ رپورٹ (نسیم الدین)	16	عید کا پیغام	49
پیغامِ عید (صارم زکائی)	19	تعلیم کا فالودہ	50
پیغامِ عید (روشن اختر)	20	عورت کی آزادی	52
راشن تقسیم	22	عفو و درگزر	61
اجتماعی قربانی	27	علم	62
بیاد چوہدری مبین	29	مستقبل کی اہمیت	64
پیغامِ عید (FCWL)	30	کلیشن رپورٹ	65
میسجز سسٹم	33	بیلنس شیٹ	68
ترقی کا سفر	34		
اپیل چرم قربانی	36		

بزم ادب ۔ پیش منظر

دنیا کے نقشے پر پاکستان جس کا نام ابھرنے سے پہلے ہماری معزز اور صاحب بصرت جنات محمد دین خلیقی نے برادری کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا اس کو آج ہم بزم ادب کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ جناب خلیقی صاحب کی مخلصانہ کوششوں کا ثمر ہے۔ جس کو آج ہم سب مل کر آگے بڑھا رہے ہیں۔

1923ء میں اس تنظیم کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس تنظیم کا بنیادی مقصد افراد برادری میں باہمی یگانگت، مذہبی، اخلاقی ادبی اور ثقافتی ذوق کو اجاگر کرنا تھا اور ہے۔ اس بزم کامیابی سے یہاں تک پہنچانے میں جناب خلیقی صاحب کے علاوہ جو بزرگ و محترم رہنما ہے وہ یہ ہیں۔

(1)	بانی بزم ادب منشی محمد دین خلیقی (مرحوم)	(2)	صدر بزم ادب جناب حکیم امتیاز الدین (مرحوم)
(3)	صدر بزم ادب جناب شیخ فضل عظیم (مرحوم)	(4)	صدر بزم ادب جناب شیخ فضل الٰہی (مرحوم)
(5)	صدر بزم ادب جناب بابو محمد اسلام (مرحوم)	(6)	صدر بزم ادب جناب شیخ محمد منصور (مرحوم)
(7)	صدر بزم ادب جناب شیخ نثار احمد قدسی	(8)	صدر بزم ادب جناب شیخ عظیم بخش ارتقائی
(9)	صدر بزم ادب جناب حاجی مقصود حسین صاحب	(10)	صدر بزم ادب جناب ڈاکٹر معین الدین بقائی (مرحوم)
(11)	صدر بزم ادب جناب حکیم محمد زکی (مرحوم)	(12)	صدر بزم ادب جناب ڈاکٹر صبیح الدین بقائی (مرحوم)
(13)	صدر بزم ادب جناب حکیم حنیف صاحب	(14)	صدر بزم ادب جناب حکیم خیر الحسن صاحب
(15)	صدر بزم ادب جناب شیخ محمد منصور صاحب	(16)	صدر بزم ادب جناب شیخ عبدالمجید (مرحوم)
(17)	صدر بزم ادب جناب حکیم عبدالخالق زکائی (مرحوم)	(18)	صدر بزم ادب جناب شیخ محمد عاشقین صاحب
(19)	صدر بزم ادب جناب شیخ ہمایوں اختر صاحب	(20)	صدر بزم ادب جناب شیخ ابرالحسن صاحب
(21)	صدر بزم ادب جناب شیخ حسین محمد گلزار صاحب	(22)	صدر بزم ادب جناب اخونزادہ مظہر اختر فریدی صاحب
(23)	صدر بزم ادب جناب محمد اقبال صاحب	(24)	صدر بزم ادب جناب جناب انوار احمد قریشی صاحب
(25)	صدر بزم ادب جناب محمد آصف صاحب	(26)	صدر بزم ادب جناب معراج الدین صاحب
(27)	صدر بزم ادب جناب انوار احمد قریشی صاحب	(28)	صدر بزم ادب جناب شکیل احمد (ایڈوکیٹ)
(29)	صدر بزم ادب جناب فاروق احمد صاحب		

ان تمام لوگوں نے اس تنظیم کو مضبوط و مستحکم کرنے میں اعلیٰ کردار ادا کیا آج اس اجتماع کو دیکھ کر آج تمام یافتہ صاحب بصیرت لوگوں پر رشک آتا ہے کہ جنھوں نے آج سے بہت پہلے آج کی ضرورت کو محسوس کیا آج اس ترقی یافتہ دور میں بالخصوص کراچی جیسے وسیع و عریض شہر کے مختلف گوشوں میں افراد برادری مقیم ہیں اور زندگیوں میں انہماک بھی اتنا ہے کہ افراد برادری کا قریب ہوتا کو کجا ایک دوسرے کے حالات سے آگاہ ہونا مشکل ہو چکا ہے اس صورت میں سب کا ایک ساتھ مل کر بیٹھنا ایک ناقابل یقین نظارہ ہوتا ہے۔

CamScanner

پیغام عید (بزمِ ادب)

السلامُ علیکم،

میں اپنی اور پوری بزم ادب کمیٹی کی جانب سے اہلیانِ جمعیت حکیمانِ (دہلی) کراچی کو عید کی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دُعا گو ہوں کہ خداوند تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اسی طرح ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر خوشیاں عطا فرماتا رہے (آمین)۔

ہر مذہب کے کچھ خاص تہوار اور جشن ہوتے ہیں۔ اسلام میں بھی ایسے دو دن رکھے گئے ہیں ایک عید الفطر اور دوسری عید الاضحیٰ بس یہی مسلمانوں کے اصل تہوار ہیں۔ ان دونوں تہواروں کو دین اسلام میں بہت قدر و منزلت حاصل ہے۔ مسلمان ان تہواروں کیلئے جوش و خروش سے خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ عید الفطر وہ انعام ہے جو امت مسلمہ کو رمضان المبارک کی رحمتوں اور برکتوں والے مہینے کے بعد عطا ہوا۔

عید سب مسلمانوں کیلئے اجتمائی خوشی کا دن ہے۔ اس دن کی اہمیت ہمیں بتاتی ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر زندگی گزاریں اور ہم اس طرح زندگی بسر کر رہے کے آپس میں ایسا گہرا تعلق پیدا ہو جائے کہ سب ایک دوسرے کیلئے ہمدردی و غم خواری، اخوت و محبت بلکہ ایثار و قربانی کا مظاہرہ کریں۔ قائد اعظم کا فرمان ہے

''اگر آپس میں اتحاد سے رہو گے تو میں یقین سے کہ سکتا ہوں
دنیا کی کوئی طاقت تمہیں شکست نہیں دے سکتی''

بانی بزم ادب جناب منشی محمد دین خلیقی (مرحوم) کا ماننا تھا تعلیم، علم اور تحقیق کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ تعلیم سکھانے اور بتانے کا نام ہے اور علم تجسّس، جستجو اور جاننے کا نام ہے جبکہ تحقیق حقیقت پانے کا نام ہے۔ تعلیم اگر ابتداء ہے تو تحقیق انتہا اور حقیقت، تحقیق کے بغیر ترقی نہیں، تعلیم کے بغیر علم نہیں، علم کے بغیر یقین نہیں، یقین کے بغیر عمل نہیں، عمل کے بغیر مقام نہیں اور مقام کے بغیر پہچان نہیں۔ اُن کی اس مثبت سوچ کی روشنی میں آج سے ۵۹ سال پہلے یعنی ۱۹۶۳ میں پہلی دفعہ بزم ادب کی محفل کا انعقاد ہوا وہ چاہتے تھے اس طرح کی محفل کے ذریعے قوم کے نوجوانوں کی رہنمائی کے ساتھ ان میں آگے بڑھنے کے جذبے کو سرشار کیا جائے اور ان کے لیے روشن مستقبل کی ترقی کی راہ ہموار کی جائیں۔ آج کی یہ خوشیوں بھری محفل ہمیں ان کی یاد دلاتی ہے۔

میں تقریباً سن 2000 سے مختلف عہدوں پر کام کر رہا ہوں اور 2012 تک جنرل سیکریٹری کے عہدہ پر کام کیا اور سن 2017 میں مجھے صدر نامزد کیا۔ جس میں پوری فرینڈ سرکل کیبنٹ نے بھرپور تعاون کیا۔ اب 2018 کا پروگرام کامیابی کے ساتھ منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں میں سابقہ صدر شکیل احمد کا خصوصی مشکور ہوں اور پوری مجلس اعلیٰ کے بھرپور تعاون کا شکر گزار ہوں۔

کسی بھی تقریب کی کامیابی کا انحصار بھرپور فنڈز پر ہے۔ جس کیلئے میں ان تمام افراد کا مشکور ہوں جنہوں نے مالی معاونت کی اور بچوں کے تحائف فراہم کئے۔

بزم ادب کا ترجمان میگزین آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں شائع ہونے والی تحریریں اور دیگر مواد برادری کے ذہن کی عکاسی کرتا ہے۔

آخر میں اپنی اور پوری بزم ادب کمیٹی کی جانب سے آپ لوگوں کا مشکور ہوں آپ کی مالی معاونت سے آج ہم اس بزم کو پھر سے ایک بار سجانے میں کامیاب ہوئے اور اشتہارات کے تعاون سے میگزین ''ملن'' کی اشاعت کو ممکن بنایا جا سکا۔

شکریہ

فاروق احمد سعید (صدر بزمِ ادب)

CamScanner

پیغام

اسلامُ علیکم:

میں اپنی اور پوری مجلس اعلیٰ کمیٹی کی جانب سے جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی کے لوگوں کو عید کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

مسلمانوں کے تہوار دراصل اُن کے عقائد و تصورات، اُن کی تاریخ و روایات کے ترجمان اور اُن کے مزاج کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ان تہواروں کو صحیح طور پر نبی رسول اللہ ﷺ کی دی گئی ہدایت و تعلیم کے مطابق منائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

زندگی کی ہر حقیقت اپنے اندر ایک پیغام رکھتی ہے۔ آپ کا ماحول، رجحان اور دیگر عوامل بھی اس دنیا کے بارے میں آپ کی رائے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ زندگی کے بارے میں آپ کا نظریہ آپ کی اہداف کا متعین کرتا ہے۔ زندگی میں کچھ کرنے اور کچھ بننے کے لئے سب سے پہلے تو اس بات کا تعین کرنا پڑتا ہے کہ اپنے ماحول کے بارے میں آپ کا حقیقی نقطۂ نظر کیا ہے۔ اس کے بعد ہی یہ طے کیا جا سکتا ہے کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اگر غلط لوگوں کی صحبت اختیار کریں گے تو غلط عادات آپ میں حلول کر جائیں گی۔ اس کے برعکس اچھے لوگوں کی صحبت آپ میں مثبت فکر کے بیج بوئے گی۔ زندگی کے بارے میں آپ کا جو بھی نظریہ ہے وہی آپ کی شخصیت کے تعین میں مرکزی کردار کرتا ہے۔ اگر آپ کی سوچ صحیح ڈگر پر ہوگی تو اس کا اظہار آپ کے اعمال سے ہوگا۔ اپنے الفاظ اور اعمال پر مکمل ضبط رکھیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے دُوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔

آپ اس دنیا کو بھرپور اُمید کے ساتھ دیکھیں، توقعات کا تسلسل نہ ٹوٹنے دیں مثبت فکر کا دامن ذہن کے ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ میں آپ لوگوں کو اس کامیاب پروگرام کے انعقاد کرنے پر مبارک باد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو نیک مقصد میں ہمیشہ کامیابی عطا فرمائے۔

محمد امتیاز زکائی

صدر جمعیت حکیمان (دہلی)

کراچی، پاکستان۔

اراکینِ بزمِ ادب

Imran Subhan
Vice-President
0300-2054820

Farooq Ahmed Saeed
President
0333-3627203

Mairaj Zakir
Joint General Secretary
0300-2901335

Fahad Mateen
Additional General Secretary
0300-2369500

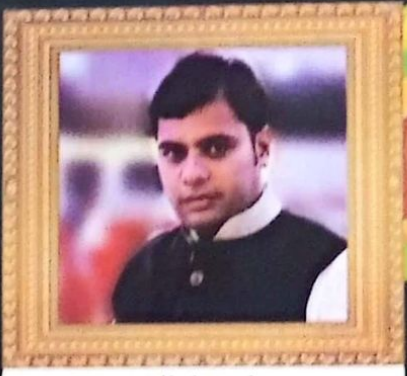

Bilal Tariq
General Secretary
0333-3137657

Laraib Zakai
Programe Secretary
0321-2014350

Abdul Wahab Mateen
Management Secretary
0321-2064453

Shabbir Baqal
Finance Secretary
0346-3200841

CamScanner

Salik Raza Zakai
Additional Program Secretary
0321-9282279

Mubasshir Taha
Additional Program Secretary
0304-2250774

M. Omais Ahmed
Additional Program Secretary
0300-2273208

M. Azam
Chief Advisor
0322-2598449

Imran Mumtaz
Chief Advisor
0334-2992939

Iqbal Ahmed Sheikh
Chief Advisor
0333-2219399

Muneeb Ahmed Sheikh
Social Secretary
0313-2608259

Muhammed Fahad Yousuf
Literacy Secretary
0300-2897100

Hafiz Muneeb Ahmed
Information Secretary
0342-2911139

Shoaib Shakeel
Additional Management Secretary
0345-2205147

Muhammed Hamza
Additional Literacy Secretary
0333-2893658

Sarim Zakai
Add. Finance Secretary
0300-8225514

CamScanner

Adnan Nazim
Joint. Finance Secretary
0332-2430320

Fahad Aslam
Additional Social Secretary
0315-2688852

Uzair Ahmed
Additional Information Secretary
0305-2829940

Muhammed Furqan
Joint Management Secretary
0300-3536031

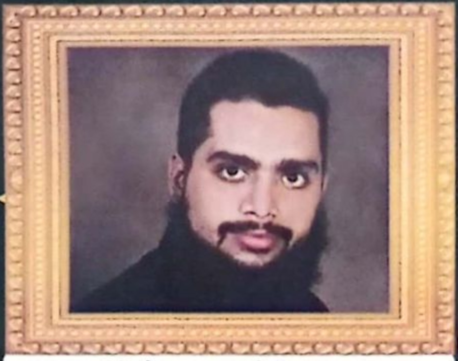

Muhammed Ammar
Joint Management Secretary
0310-2273970

Abid Yaseen
Joint Management Secretary
0336-8105180

Abdul Moiz Baqai
Joint Social Secretary
0342-2649917

Aun Aslam
Joint Information Secretary
0313-2060102

Shehzad Aftab
Joint Literacy Secretary
0300-2104841

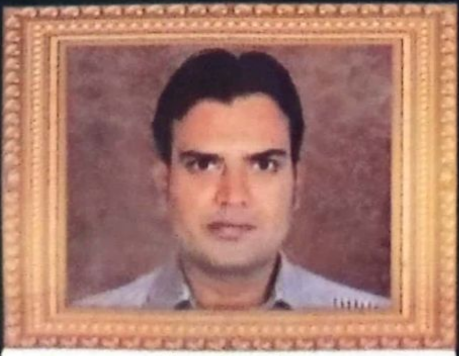

Shoaib Aftab
Co-ordinator
0321-2307210

Muhammad Shahzad
Co-Ordinator
0321-2389903

CS CamScanner

اراکین مجلس اعلیٰ

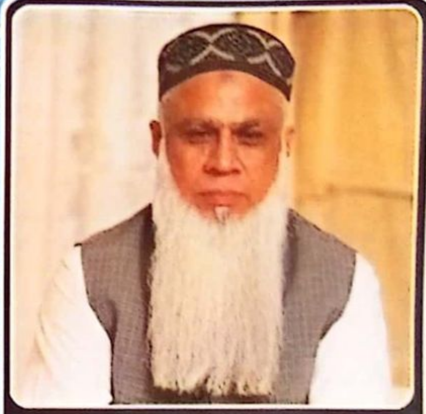

محمد امتیاز ذکائی صاحب
(صدر)
0323-3900105

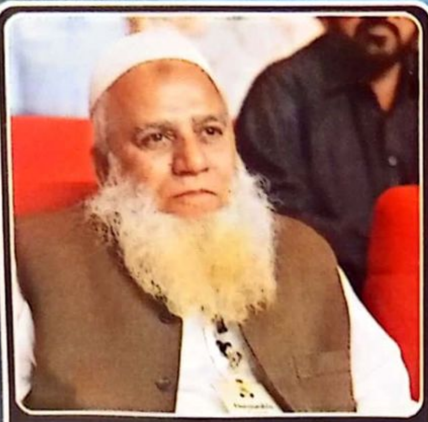

ناظم الدین بقائی صاحب
(نائب صدر)
0312-2034740

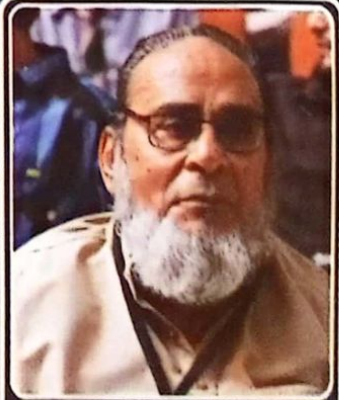

شیخ روشن اختر
چیئرمین تعمیرات
0300-2789558

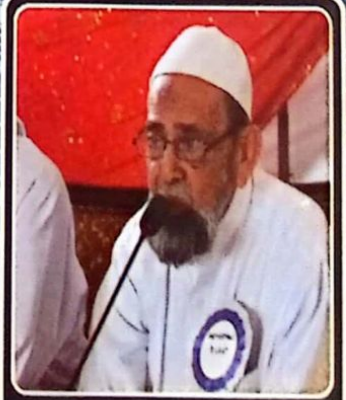

چوہدری محمد مبین صاحب
(اب ہم میں نہیں رہے)

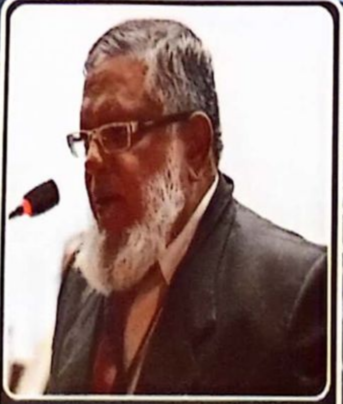

نسیم الدین صاحب
(جنرل سیکریٹری)
0333-2382058

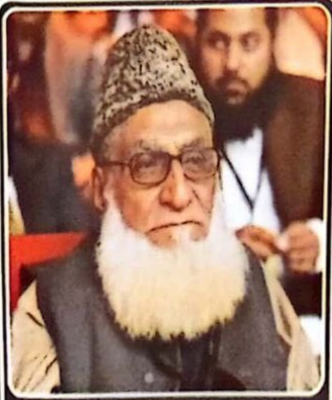

چوہدری محمد انیس صاحب
0321-8229222

CS CamScanner

اراکین مجلس اعلیٰ

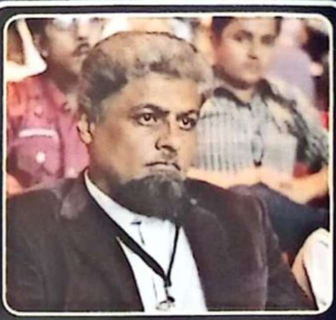

انوار احمد قریشی
(ایڈیشنل سیکریٹری)
0312-2808102

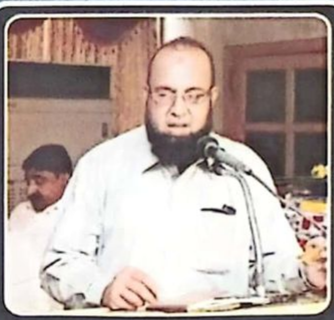

شکیل احمد صاحب
(جوائنٹ سیکریٹری)
0333-2110667

تنویر اختر صاحب
(فنانس سیکریٹری)
0300-2200172

شیخ محمود احمد صاحب
0332-3571573

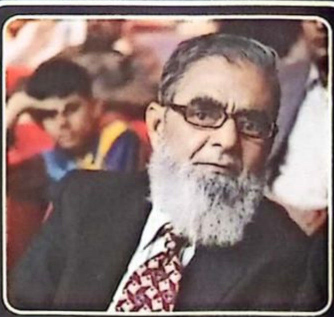

عابد انور صاحب
0300-8216914

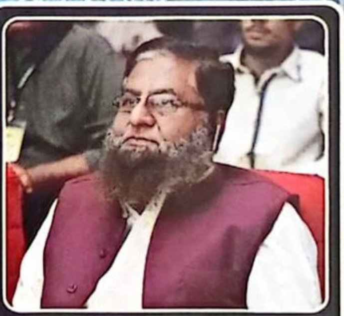

سلیم احمد صاحب
0333-3438070

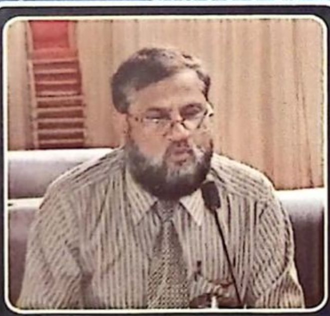

اقبال احمد شیخ صاحب
0333-2219399

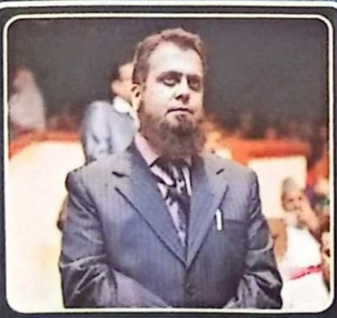

فاروق احمد سعید صاحب
0333-3627203

عمران سبحان صاحب
0300-2054826

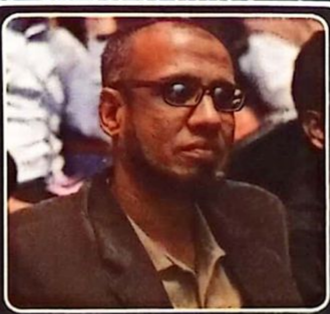

محمد سہیل ذکائی صاحب
0300-8243303

عمران عزیز صاحب
0300-9254618

محمد اعظم صاحب
0322-2598449

پیغامِ عید (چیف ایڈوائزر، فرینڈز سرکل)

سب سے پہلے میں اپنی اور فرینڈز سرکل کمیٹی کی جانب سے تمام اہلیانِ جمعیت کو عید کی مبارک پیش کرتا ہوں۔

ماہ رمضان المبارک دینی و روحانی حیثیت سے سال کے بارہ مہینوں میں سے سب سے مبارک مہینہ ہے۔ مبارک اس لحاظ سے بھی کہ اس ماہ میں قرانِ مجید نازل ہونا شروع ہوا۔ اور پورے مہینے کے روزے اُمتِ مسلمہ پر فرض کئے گئے یہ پورا مہینہ خواہشات کی قربانی اور مجاہدہ کا اور ہر طرح کی طاعات وعبادات کی کثرت کا مہینہ قرار دیا گیا۔ اس مہینے کے اختتام پر امتِ مسلمہ کو عید الفطر کا تحفہ دیا گیا۔

وقت کی پابندی ایک سنہری اُصول کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس اُصول پر کاربند رہنے والے لوگ زندگی کے ہر میدان میں کامیاب ہوتے ہیں اگر ہم غور کریں تو پوری کائنات کا تمام نظام ہی وقت کی پابندی کا دَرس دیتا ہے اور مذہب اسلام نے بھی ہمیں وقت کی پابندی کا احساس دلایا ہے مسلمان کو پانچ وقت کی نماز، ماہِ رمضان میں روزہ کی سحری اور افطاری، نیز حج وغیرہ تمام دینی فرائض وقت کی پابندی کا پیغام دیتے ہیں۔ دراصل یہ ترقی کا زینہ اور کامیابی کا ایک سنہری گُر ہے۔

لہذا دُنیا وآخرت کی زندگی کو کامیاب بنانے کیلئے ضروری ہے کہ ہم سب وقت کی پابندی کریں۔ اگر ہم وقت کی پابندی کرینگے تو یقیناً اپنے ملک قوم کا نام پوری دُنیا میں روشن کرینگے۔

شکریہ

دانش منظور

چیف ایڈوائزر فرینڈز سرکل

جائزہ رپورٹ (بزمِ اَدب)

عید الفطر مسلمانوں کا سب سے بڑا مذہبی تہوار ہے۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینے کے بعد عید الفطر کا دن ہوتا ہے عید لفظ عود سے مشق ہے جس کے معنی ہیں "بار بار آنا"۔ چنانچہ اس دن کو عید اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ دن بار بار یعنی ہر سال آئے۔

پچھلے سال فاروق احمد سعید کی زیرِ صدارت ہماری پوری کمیٹی نے مل کر بزمِ اَدب کو اس کی منفرد روایت کے مطابق کامیاب بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ ہماری نومنتخب کابینہ کا یہ پہلا پروگرام تھا پر ہمارا مقصد اپنے ٹیم ورک اور پختہ ارادوں سے جمعیت کے لوگوں خصوصاً بچوں اور نوجوانوں کو اس بزم کی تاریخ سے واقف کرنا، اس کی افادیت سے آگاہ کرنا۔ بلکہ اپنے رسم و رواج، ہمارے ثقافتی رنگ اور عید کا اُصل مقصد اُجاگر کرنا تھا۔ ہمیں بڑی خوشی محسوس ہوئی جب جمعیت کے لوگوں نے بڑی تعداد میں عید کی سجی اس محفل میں شرکت کر کے گزشتہ پروگراموں کی نسبت بے پناہ سراہا کو بے پناہ سراہا اور جمعیت کے، صدر، نائب صدر، سابق صدر، چوہدری، جنرل سیکریٹری، سینئر ممبرز مجلسِ اعلیٰ اور بہت سے سابق صدر بزمِ اَدب ان کی جانب سے اس کابینہ کی کاوشوں کو سراہا گیا۔

اس پروگرام کی خصوصیات یہ رہیں کہ بچوں کے لئے مختلف طرح کے پروگرام رکھے گئے جس میں 200 سے زائد بچوں نے باقاعدہ حصہ لیا خاص طور پر ویلکم پویم، کچہری ڈرامہ، بلہ بلہ سیگمنٹ، کامیڈی مشاعرہ، پی ایس ایل سونگ پر پرفارم، کلچر پروگرام، بچے من کے سچے جیسے پروگرام کے ذریعے بچوں نے اسٹیج پر پرفارم کر کے اپنے ٹیلنٹ کے رنگ بکھیرے۔ بچوں کے ساتھ نوجوانوں کیلئے معلوماتی طرز کے گیم شوز کا بھی انعقاد کیا گیا۔ وہاں بیٹھے ہر عمر کے لوگوں کو بزمِ ادب سے لطف اندوز ہونے کیلئے ملک کے معروف کامیڈین فیصل مسعود اور تنویر جانی نے بھی خوب جوہر بکھیرے۔ اس کے علاوہ میجک شو کا بھی انعقاد ہوا جس میں ملک کے مشہور میجیشین ریاض مستانہ نے اپنے جادُو سے لوگوں کو حیران کیا۔ اس پروگرام کے ہوسٹ جو ایک نجی ٹی وی چینل پر اکثر رمضان ٹرانسمیشن میں نظر آتے ہیں جناب راحیل بیگ اُنہوں نے عید کے تہوار کو ایک خاص رنگ سے پیش کیا اور ہماری ثقافت کو اُجاگر کیا جس کی جھلک عید کلچر شو

میں دیکھنے کو نظر آئی۔ اس کے علاوہ ممکری آرٹسٹ کی پرفارمنس جگلنگ شو، جنگلی شو اور مزاحیہ مغلیہ تھیٹر کے ذریعے لوگوں کو اچھی تفریح دینا ہمارا مقصد تھا۔ لوگوں کے کھانے پینے کیلیۓ فوڈ کورٹ بھی بنایا گیا جس میں زِنگر برگر، بار بی کیو

پروگرام کے بیچ و بیچ ایک خصوصی ایوارڈ تقریب کا بھی انعقاد ہوا جس میں ہماری برادری کے مشہور ڈاکٹر جناب صبیح الدّین بقائی (مرحوم) کو لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ سے نوازا گیا جو جمیعت کے لئے ان کی خدمات پر انہیں دیا گیا۔ نو منتخب صدر جمیعت کے جناب امتیاز ذکائی صاحب کو صدر منتخب ہونے پر حکیمان ایوارڈ سے نوازا گیا۔ نسیم احمد شیخ، جناب شکیل احمد، جناب عابد انور کو جمیعت کیلیۓ ان کی اعلیٰ خدمات پر حکیمان ایوارڈز دیئے گئے۔ اس کے علاوہ جناب سلطان احمد شیخ، جناب عمران شاہد اور جناب عبدالسلام ذکائی کو خصوصی ایوارڈز سے نوازا گیا۔

اپنے اور پوری بزمِ اَدب کمیٹی ممبران کی جانب سے تمام مجلسِ اعلیٰ کمیٹی ممبران کا بے حد مشکور ہوں جنھوں نے بزمِ ادب کے معاملات میں ہماری رہنمائی کی۔ اس کے ساتھ میں فرینڈز سرکل ویمن لیگ کی خدمات کو بھی سراہتا ہوں جن کی اَنتھک محنت کی بدولت بچوں کے پروگرام کی تیاریوں میں ہمیں مدد حاصل ہوئی۔ آخر میں فرینڈز سرکل کراچی پاکستان کیلیۓ دُعا گو ہوں' اس ادارے نے باہمت با اختیار باشعور نوجوانوں کا ذخیرہ ہمیشہ جمیعت کے مختلف اداروں کو دیا ہے جس کی زندہ مثال پچھلے سال کی کامیاب بزمِ ادب کی صورت میں ہمیں یہاں کام کرتے ہوئے نوجوان دکھائی دیئے۔ تمام حاضرینِ محفل سے درخواست کروں گا کہ وہ ہمیں اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

شکریہ

بلال طارق

جنرل سیکریٹری، بزمِ ادب

رپورٹ جنرل سیکریٹری (جنرل سیکریٹری نسیم الدین)

میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اس مرتبہ پھر مجھے آپ کے سامنے جمعیت حکیمان دہلی ، کراچی پاکستان کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔

26 جون 2017 کو ملک بھر میں عید الفطر روایتی جوش و خروش کے ساتھ منائی گئی اور اس موقع پر سالانہ عید میلہ جو کہ " بزمِ ادب " کمیٹی کے زیرِ انتظام ہوتا ہے احباب صادق گراؤنڈ میں جناب فارق سعید صاحب کی قیادت میں شاندار اور رنگا رنگ میلہ سجایا گیا۔جس میں 2500 سے 3000 ممبران جمیعت نے شرکت کی۔ برادری کی روایات کے مطابق ایک دوسرے سے گلے ملے اور عید ملن کو بھرپور طریقے سے انجوائے کیا۔ رات 12 بجے تک شاندار پروگرام جاری رہا ۔ تقریب عید ملن میں شرکاء کی تواضع بریانی، کولڈ ڈرنکس، بن کباب، آئسکریم، اور دیگر اشیاء سے کی گئی۔

ہماری برادری کے اہم رہنما اور بقائی یونیورسٹی کے بانی جناب فریدالدین بقائی صاحب مورخہ 10 جولائی 2017 کو قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔ برادری کے لئے اور انٹرنیشنل لیول پر ان کی گرانقدر خدمات تھیں جنہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ گو کہ آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن ان کے کارنامے اور خدمات ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں اور ہم انہیں اجاگر کرتے رہینگے۔

جناب فریدالدین بقائی صاحب کو خراج عقیدت پیش کرنے اور ان کے ایصالِ ثواب کے لئے عام برادری کا جلسہ عام مورخہ 30 جولائی بروز اتوار دن ساڑھے گیارہ بجے احباب صادق ہال میں بلایا گیا جس میں ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ ڈاکٹر زاہدہ بقائی کے علاوہ بڑی تعداد میں ممبران جمیعت نے شرکت کی اور قرآن خوانی کرائی گئی۔ برادری کے سر کردہ افراد نے ڈاکٹر صاحب کو ان کی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا ۔آخر میں عالمِ دین ڈاکٹر عبدالباسط صاحب نے ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کرائی۔

اس سال اعلیٰ مجلس انتظامی نے طے کیا کہ مہنگائی دن بدن بڑھ رہی ہے اور لوگوں کے اخراجات بہت مشکل سے پورے ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں تقریباً 300 طلباء و طالبات ماہانہ 1000 روپے فیسوں کی مد میں لیتے ہیں۔اس لئے اس رقم کو بڑھا کر 1200 روپے کر دیا گیا ہے۔ مستحقین اور بیواؤں کا ماہانہ وظیفہ 2500 روپے ہے جس کو بڑھا کر 3000 روپے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔مستحقین کی لڑکیوں کی شادی میں 25000 روپے دیئے جاتے تھے اسے بڑھا کر 40000 روپے کر دیا گیا ہے۔

بقرعید کے موقع پر جمیعت حکیمان دہلی،کراچی پاکستان اپنی برادری سے مستحقین کی خدمات کیلئے سالہا سال سے قربانی کی کھالیں جمع کرتے ہیں۔ جناب ناظم الدین بقائی صاحب جو کہ نائب صدر بھی ہیں اور چرم قربانی کے کنوینر ہیں اس کام کی نگرانی خود کرتے ہیں۔

اس مرتبہ مندرجہ ذیل کھالیں جمع ہوئیں۔

گائے کی کھالیں	290
بکرے کی کھالیں	729
دنبہ کی کھالیں	26
اونٹ کی کھالیں	03
ٹوٹل کھالیں	1048

مندرجہ بالا کھالوں کی فروخت سے 6 77 479 روپے حاصل ہوئے۔

میں تمام ورکروں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جو برادری کے مستحقین کی خوشیوں کے لئے اپنی بقرعید کی خوشیاں خدمت میں قربان کرتے ہیں اور دل جمعی سے چرم قربانی جمع کرتے ہیں۔ہماری برادری کافی بڑی ہے اور قربانی بڑی تعداد میں ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے 1048 کھالیں بہت کم ہیں۔ میں برادری کے ممبران سے اپیل کرونگا کہ وہ ہمیں صرف ٹیلی فون پر مطلع کر دیا کریں کہ کھال رکھی ہے آکر لے جائیں۔ ہماراہ ورکر آپ کے پاس پہنچے گا اور کھال وصول کر لے گا۔آپ کو کسی قسم کی زحمت نہیں اُٹھانا ہوگی۔

ہماری برادری کے چوہدری ، ہر دل عزیز رہنما، برادری کے انسائیکلو پیڈیا، دہلی حکیمان کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے فنانس سیکریٹری جناب محمد مبین صاحب 18دسمبر 2017 کو قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جناب محمد مبین صاحب کی برادری کے لئے بڑی خدمات تھیں۔ وہ ضیاءالادب کے ممبر رہے۔فرینڈ سرکل کے صدر رہے ۔اور "چودراہٹ" کے اہم منصب پر آخری دم تک قائم رہے۔ آپ دہلی حکیمان کو آپریٹو سوسائٹی کے آخری دم تک فنانس سیکریٹری بھی رہے۔

31 دسمبر 2017 کو احباب صادق ہال میں برادری کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں برادری کی کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی ۔ان کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔ ان کی خدمات پر برادری کے سرکردہ لوگوں نے روشنی ڈالی اور انکی خدمات کو سراہا۔

آخری میں ہماری برادری کے مذہبی اسکالر جناب ڈاکٹر عبدالباسط صاحب نے دعا کرائی اور چوہدری جناب محمد مبین صاحب سے اپنی وابستگی کا ذکر کیا۔

ہماری تعلیمی کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ ہم طلباء و طالبات کو یونیفارم کی مد میں 4000روپے دیتے ہیں ۔اب اس رقم کو بڑھا کر اس سال 5000روپے فی طالبِ علم کر دیا گیا ہے۔ طلباء و طالبات کی تعداد اس وقت 300ہے۔ یعنی 300 x 5000 = 15 00 000روپے تقسیم کئے گئے جو ماہانہ فیسوں کی رقم کے علاوہ ہے۔اعلیٰ مجلسِ انتظامی نے طے کیا کہ چیرمین تعمیراتی کمیٹی جناب روشن اختر صاحب کے ساتھ سرجانی ٹاؤن کمیٹی جو پروجیکٹس زیرِ تعمیر ہیں ان کو معائنہ کیا جائے۔

04مارچ 2018 اعلیٰ مجلس کی پوری کمیٹی جناب روشن اختر صاحب کی قیادت میں زیرِ تعمیر فلیٹوں کا معائنہ کرنے کے لئے گئے۔ ہماری برادری کے کنٹریکٹر جناب راحیل قریشی بھی ساتھ تھے انہوں نے تمام پہلے والے اور زیرِ تعمیر پروجیکٹس کے بارے میں تفصیل سے معلومات فراہم کیں۔

جناب روشن اختر صاحب نے زیرِ تعمیر مدرسہ اور جامع مسجد کا بھی معائنہ کرایا جو کہ وہ ذاتی حیثیت میں تعمیر کروا رہے ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ وہ اسکول بھی یہاں قائم کریں تا کہ برادری کے کافی تعداد میں یہاں آباد ہو چکے گھر اس سے مستفید ہو سکیں۔

جناب روشن اختر صاحب کی برادری کے لئے تعمیراتی خدمات بڑی انمول ہیں۔ اپنی بیماری کے باوجود پروجیکٹ تعمیر کروا رہے ہیں۔

اپنی روایت کے مطابق ہر سال کی طرح جمیعت حکیمان(دہلی) ویلفئیر آرگنائزیشن قوم کے مستحق خاندانوں میں رمضان راشن پیکج ،غذائی اجناس و نقد رقم کی صورت میں قبل از رمضان قوم کے مخیّر حضرات کے تعاون سے تقسیم کرتی آئی ہے۔ اشیاء کی

CamScanner

رمضان پیکج کے سلسلے میں جناب محمد امتیاز زکائی صدر اور جناب ناظم الدین بقائی نائب صدر کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ پورے 1 مہینے دن رات محنت کر کے مخیّر حضرات سے رابطہ قائم کر کے یہ تمام چیزیں جمع کیں اور ہر جمعہ کے دن خود پیکنگ کی نگرانی کرتے رہے ہیں اور پیکنگ میٹیریل اور لیبر جناب محمد امتیاز زکائی صاحب نے فراہم کی اور صدر و چوہدری صاحبان اور اعلیٰ مجلس کے تعاون سے 06 مئی 2018 کو برادری میں رمضان پیکج تقسیم کیا۔

اس سال الحمدللہ راشن کے سامان میں 90% زکوٰۃ کے علاوہ اجناس فراہم کیا گیا۔ برادری کے ایک مخیّر شخص نے 300 لفافے 7000 روپے فی کس کے حساب سے 000 00 21روپے کے خود بنا کر دیئے۔ برادری ہی کے ایک اور شخص نے پورا اجناس زکوٰۃ کے علاوہ دیا۔

کل اجناس اور نقد ملا کر تقریباً 313 14 39روپے برادری کے مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔

اس موقع پر الیکٹرونک میڈیا کے حوالے سے ہمارے جوائنٹ سیکریٹری جناب شکیل احمد صاحب قابلِ تعریف ہیں جن کی بروقت میسجز (Messages)سے برادری کے لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔

میں تمام ممبران اعلیٰ مجلس اور خصوصاً اپنے معاونین جناب انوار احمد قریشی اور فنانس سیکریٹری جناب تنویر اختر صاحب کا ممنون ہوں کہ پورے سال وہ میرے ساتھ حساب کتاب اور دیگر اُمور میں تعاون کرتے رہے۔

جناب فاروق سعید صاحب، عمران سبحان صاحب، محمد اعظم صاحب کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ وہ ناظم الدین بقائی صاحب کے ساتھ ہر اتوار دن 11بجے سے 2 بجے تک فیس کی تقسیم اور دیگر معاملات میں معاونت کرتے ہیں۔

آخر میں آفس سیکریٹری عمر اظہر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ آفس کا کام انجام دیتے ہیں۔

آخر میں میں صدر بزمِ ادب جناب فاروق سعید صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنے مجلّے میں رپورٹ شائع کرانے میں میری ہمت افزائی کی۔شکریہ۔

جائزہ رپورٹ۔ (فرینڈز سرکل)

نوجوان قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ وہ تعمیر میں مختلف طریقوں سے حصہ لے سکتے ہیں اور اپنے عزم و ہمت سے قوم کو ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں قوم کے نوجوانوں کا اندازِ فکر بڑا اہم ہوتا ہے۔ یہی اندازِ فکر ان کے مستقبل کی غمازی کرتا ہے اور دیگر اقوام کے لوگ اس سے اس قوم کے بارے میں اپنی رائے قائم کرتے ہیں۔ جس قوم کے نوجوانوں کے عزائم وسیع و حوصلے بلند ہوتے ہیں اُس قوم کا وقار دیگر قوم کی نگاہوں میں اُونچا ہوتا ہے۔

"ارادے جن کے پُختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو

تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے"

فرینڈز سرکل جمعیت حکیمانِ دہلی کراچی اپنی قوم کے نوجوانوں میں حوصلہ، ہمت و جرات نکھارنے کے لیے کیلئے اصلاحی، دینی معلوماتی، تفریحی اور تعلیمی تقریبات منعقد کرتی رہتی ہے۔ اس ادارے کے قیام کا اہم اور بنیادی مقصد جمعیت کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو منظّم کر کے ان کی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنا اور ان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے بالخصوص اس جمعیت کو شعبۂ تعلیم کے ساتھ ساتھ ثقافت، صحت، معاشرتی اور معاشی تحفظ، رواج و روایات میں ترقی و منزلت بخشنا ہے۔

شکریہ

صارم ذکائی

ایڈیشنل جنرل سیکریٹری فرینڈز سرکل

پیغام

سب سے پہلے پوری برادری جمیعت حکیمان (دہلی) کراچی پاکستان کو"دلی عید مبارک"۔اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہم سب کو ایسی سینکڑوں عید کی خوشیاں اور عیدیں نصیب فرمائے (آمین)۔

خصوصی طور میں صدر بزم ادب فاروق سعید اور انکی پوری ٹیم کو عید کی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اتنا شاندار پروگرام اور مجلہ شائع کرنے پر انکو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔انہوں نے اور انکی ٹیم نے اتنی سخت گرمی اور روزوں کے باوجود آج ممبران جمیعت کیلیئے یہ موقع فراہم کیا کہ برادری کے لوگ جمع ہوں اور ایک دوسرے کے ساتھ گلے ملیں اور تا کہ برادری میں یک جہتی اور محبت وخلوص کا عنصر مزید اجاگر ہو۔

برادری کے ممبران کیلیئے میرا پیغام ہے کہ اس پرآشوب دور میں جہاں ہر طرف ہماہمی ہے،معاشی اور اخلاقی طور پر ہم اس معیار کی طرف نہیں جا رہے جو کہ ہماری برادری میں نہیں ہونا چاہئے۔اس معیار کی بلندی کا ایک راستہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کہ ساتھ تعاون کریں۔چاہے وہ مالی ہو یا اخلاقی،تعلیمی ہو یا معاشی۔

شادی بیاہ جو کہ برادری سے باہر ہونی شروع ہوگئی ہے اس سے گریز کریں۔اپنی تقریبات میں مخلوط اجتماع کی بجائے پردے کا اہتمام کریں۔کیونکہ ہمیں ہمارا اسلام اس بات کا درس دیتا ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان فاصلہ رکھیں۔

اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جمیعت حکیمان (دہلی) کراچی کے صدر محمد امتیاز ذکائی صاحب اور انکی کابینہ مبارک باد کی مستحق ہے کہ انہوں نے میرے دور صدارت کہ جاری کردہ پروگراموں کو بہترین طریقے سے آگے بڑھایا،تعلیم،رمضان پیکیج اور تعمیراتی کاموں پر بھرپور طریقے سے توجہ دی۔

میری برادری کے مخیر حضرات سے گزارش ہے کہ وہ مالی طور پر محمد امتیاز ذکائی اور انکی ٹیم کے ساتھ بھرپور تعاون کریں تا کہ وہ برادری کے مستحقین، بیواؤں کو معاشی طور پر بحران سے نکالنے پر انکی مدد کرسکیں۔ اگر آپکا تعاون شامل حال رہا تو یہ برادری پاکستان کی خوشحال برادریوں میں شامل ہوجائے اور برادری کا ہر بچہ تعلیم یافتہ ہوجائیگا۔

آپکی دعاؤں کا طالب شیخ روشن اختر

سابق صدر جمیعت اور چیئرمین تعمیراتی کمیٹی جمیعت حکیمان (دہلی) کراچی پاکستان

جمعیت حکیمان دھلی، کراچی پاکستان

رمضان پیکج کی تقسیم اور چوتھی امداد

الحمدللہ ہر سال کی طرح اس سال بھی رمضان پیکج کا اجراء جناب امتیاز زکائی کی سربراہی میں منعقد ہوا جس کے کنوینر جناب ناظم الدین چھٹی صاحب تھے ان کی معاونت محمد اعظم جناب نسیم الدین صاحب، جناب شکیل احمد صاحب، جناب انوار احمد قریشی صاحب، جناب تنویر اختر صاحب، شیخ محمود احمد، سہیل زکائی، عمران عزیز صاحب، جناب چودھری انیس صاحب، عابد انور صاحب، فاروق احمد سعید، عمران سبحان اور مجلس اعلیٰ کے تمام ممبران نے کی۔

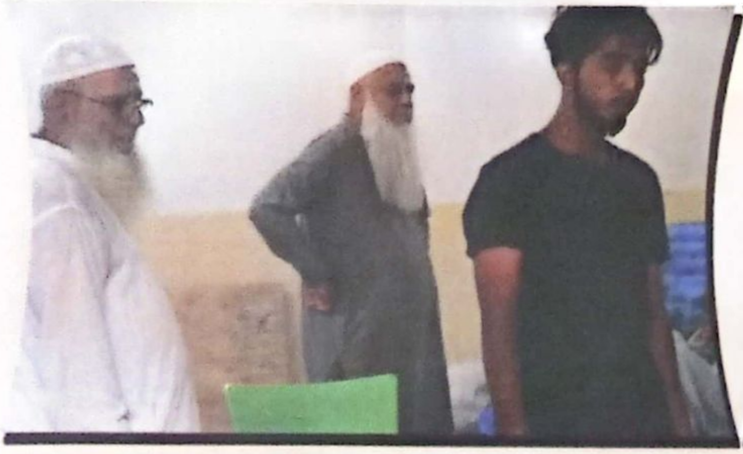

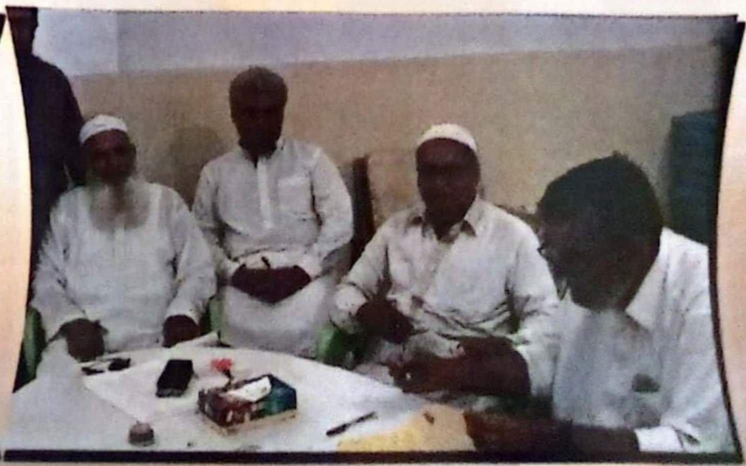

جمعیت حکیمان (دھلی) کراچی پاکستان

اجتماعی قربانی

الحمد اللہ اجتماعی قربانی کرتے ہوئے 7 برس گزر گئے ہیں یہ سسٹم بڑی کامیابی سے آگے بڑھ رہا ہے اس مہنگائی کو دیکھتے ہوئے لوگ اجتماعی قربانی کررہے ہیں ہر سال احباب صادق ہال میں اجتماعی قربانی ہوتی ہے بہت ہی مناسب قیمت میں حصہ ہوتا ہے ہماری برادری کے لوگوں سے اپیل ہے جو لوگ بھی اجتماعی قربانی کرنا چاہتے ہیں یا مستحقین میں گوشت تقسیم کروانا چاہتے ہیں وہ رابطہ کریں۔

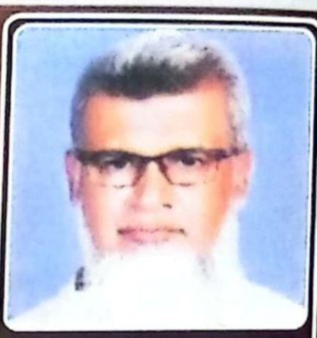

ظفر احمد: 0324-2406678

سلمان علی 0333-2114671
0315-9412113

آہ چوہدری محمد مبین صاحب (مرحوم)

(از طرف چوہدری انیس احمد شیخ)

برادری کے سرکردہ افراد میں چوہدری محمد مبین صاحب کا نام ھمیشہ نمایاں رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی شکل وصورت یاد نہیں رہتیں، لیکن اسکی خدمات، کارنامے، شخصیت اور اعلیٰ کردار ہمیشہ یاد رہتے ہیں۔ چوہدری محمد مبین صاحب بھی ایسے انسانوں کے گروپ کا فرد تھے جن کی خدمات کو بھلایا نہیں جا سکتا۔

انتہائی متین، بردبار، کم گو، معاملہ فہم، صلح صفائی کا جذبہ غرض مرحوم ان تمام خوبیوں کا مجسم تھے۔ برادری کی کونسی ایسی تنظیم تھی جس میں انہوں نے خدمات انجام نہ دی ہوں۔ بزم ادب ہو یا فرینڈز سرکل، جمعیت حکیمان سوسائٹی ہو یا اعلیٰ مجلس انتظامی، عمر کے اس سفر کے ساتھ نمایاں خدمات انجام نہ دیں ہوں۔ پچھلے چالیس سالوں میں برادری کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ سنہرے لفظوں سے لکھنے کے قابل ہیں۔ میرا انکا تعلق منصب چوہدراہٹ کے حوالے سے تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ برادری کے ہر فرد کے حوالے سے اُسکے خاندان سے واقف تھے بلکہ انکے معاشی حالات کا بھی انکو ادراک تھا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنے میں بھی حق بجانب ہوں کہ وہ برادری کے انسائکلو پیڈیا تھے۔ برادری کے افراد اپنے مسائل ان سے بیان کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے تھے۔ اور وہ ہر وقت ان کے حل کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھتے تھے۔

برادری کیلئے ان کی خدمات ہم سب کے سامنے ہیں۔ انکی سوانح حیات اپنا ایک گراں بہا خزانہ تصور کرتی ہیں۔ انکے اعمال وافعال، انکی رائے، انکے اصول اپنے لئے اور آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے مشعل راہ کا کام انجام دیتے ہیں۔ اور یہ بیش بہا خزانہ ہے۔ جس کے صحیح مصرف پہ قومیں ترقی کی راہ پر گامزن ہوتی ہیں۔

آہ چوہدری محمد مبین صاحب جنہیں آج (مرحوم) کہتے ہوئے دل میں کسک محسوس ہوتی۔ لیکن ہم سب کو ایک دن واپس جانا ہے۔ " کل نفس ذائقۃ الموت" ہر جاندار چیز کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

محمد مبین صاحب 1933 میں (دہلی) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم عربک اسکول وکالج میں حاصل کی۔ چونکہ گھر کی ذمہ داریاں کچھ اس طرح ائیں کہ آپ نے گورنمنٹ جاب اختیار کی اس پرآشوب دور میں جب کہ ہر طرف نعرہ لگ رہا تھا" بٹ کی رہیگا ہندوستان، لے کے رہیں گے پاکستان"۔ تقسیم ہندوستان کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے اور جاب بھی کرتے رہے۔ 1948 میں پاکستان تشریف لائے اور کراچی آ کر تجارت شروع کی اور اس زمانے میں بوہرہ پیر رنچھوڑ لین وغیرہ اسلم روڈ میں برادری کی اکثریت نے وہیں رہائش اختیار کی تھی۔ کچھ عرصہ برادری کو یکجا کرنے اور ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش شروع کی اور اس وقت کے نوجوانوں کے ساتھ مل کر ضیاء ال ادب قائم کی۔ جب فرینڈز سرکل وجود میں آئی، اسکے ممبر اور فرینڈز سرکل کے صدر بننے کے بعد شاندار پروگراموں کی بنیاد ڈالی۔

چوہدری محمد مبین صاحب (دہلی) حکیمان کوآپریٹو سوسائٹی کی مینیجنگ کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے۔ سوسائٹی میں فنانس سکریٹری آخری دم تک رہے۔

جمیعت حکیمان (دہلی) کراچی پاکستان کا انتہائی اہم منصب، "چوہدراہٹ" انکے حصے میں آئی۔ اور آخری دم تک اس عہدے پر قائم رہے۔

قضائیہ کمیٹی، زکوۃ کمیٹی، چرم قربانی کمیٹی، اسلم روڈ پر شفاخانہ کے نگراں کی حیثیت سے سالوں کام کیا۔ انکے خدمات کی پوری ایک کتاب لکھی جاسکتی ہے۔

آپ طویل عرصہ تک بیمار رہے۔ یورین بیگ لگا رہتا تھا لیکن اعلیٰ مجلس کا اجلاس ہو، یا بزم ادب کا سالانہ فنکشن ہو، انکی کوشش ہوتی تھی کہ وہ ضرور شرکت کریں۔

قوم کا یہ مرد مجاہد 18 دسمبر 2017 کو 84 سال کی عمر میں اپنے ایک طویل عرصہ تک رہنمائی کی داستان چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملا۔ "اناللہ وانا الیہ راجعون"۔

پیغامِ عید

عورت اگر بیٹی ہے تو رحمت ، بیوی ہے تو شوہر کے نصف ایمان کی وارث ، اگر ماں ہے تو اُس کے قدموں میں جنت ،لیکن حضرت فاطمۃ الزہرۃؓ کی شان دیکھیے ۔

''اُس باپ کے لیے رحمت جو خود رحمت العالمین ہیں۔ اُس شوہر کے لیے نصف ایمان جو خود کامل ایمان ہیں اور آپ کے قدموں میں اُن بیٹوں کی جنت ہے جو خود جنت کے سردار ہیں''۔

مکالماتِ فلاطوں نہ لکھ کلی،لیکن

اِسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطوں

ہم تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ہر دور میں مردوں کے شانہ بشانہ خواتین نے عزم و حوصلہ اور طاقت اور بہادری کے ناقابل فراموش کام انجام دیے ہیں۔ رضیہ سلطانہ، چاند بی بی، مہارانی لکشمی بائی، نواب شاہ بیگم وغیرہ تو اسکی بڑی مثالیں ہیں یہی ان کے علاوہ بھی ایسی کتنی ہی خواتین ہیں جنہوں نے ناموافق حالات کے باوجود تاریخ پر اپنے نقوش ثبت لیے۔

آزادی کے بعد کی جمہوری آب وہوا میں ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ خواتین کا معاشرے میں کردار اور مضبوط ہوتا انہیں سیاسی وسماجی ،میدانوں میں آگے بڑھنے کے مواقع ملتے لیکن جمہوری قیام سے آج تک عملی سیاست اور سماجی خدمت کے شعبوں میں خواتین کی شرکت کافی محدود رہی ہے۔آج کے روزافزوں ترقی کے دور سے یہ نظریہ میل نہیں کھاتا۔خاص طور پر اس لیے بھی کہ جسطرح کوئی پرندہ ایک پر سے پرواز نہیں کرسکتا اس طرح کوئی بھی معاشرہ عورت کو نظرانداز کر کے ترقی کی راہ پر آگے نہیں بڑھ سکتا۔ کیونکہ عورت معاشرے کے پرندے کا دوسرا پر ہے جب تک عورت کو ترقی کے ہمہ جہتی مواقع میسر نہیں آئیں گے یا اُسے سماجی سرگرمیوں میں مساوی حصّہ نہیں ملے گا، ہمارا معاشرہ مثالی نہیں بن سکتا۔

میں جمعیتِ حکیمان (دہلی) کے بزرگوں جناب ''روشن اختر صاحب'' جناب ''امتیاز ذکائی صاحب'' جناب ''ناظم الدین بقائی صاحب'' اور نوجوان طبقے فرینڈز سرکل کے صدر جناب ''فہد متین'' اور جنرل سیکریٹر جناب ''لاریب ذکائی'' کی بے حد مشکور ہوں جنہوں نے اپنی برادری کی خواتین کی اہمیت کو سمجھا اور جن کے

''فرینڈز سرکل ویمن لیگ''، جمعیتِ حکیمانِ (دہلی) کا ابھرتا ہوا ادارہ ہے۔ جس کا قیام دسمبر 2016 میں عمل میں آیا۔ فرینڈ سرکل ویمن لیگ کے قیام کا بنیادی مقصد برادری کی خواتین کو ایک متحرب پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے جہاں وہ کو د اعتمادی کے ساتھ اپنی صلاحیتیں بروئے کار لاسکیں۔ فرینڈز سرکل ویمن لیگ کے قیام کو ایک سال چھ مہینے کا عرصہ گزر چکا ہے اور اس قلیل عرصے میں ''فرینڈز سرکل ویمن لیگ'' تین ایونٹ دینے میں کامیاب ہو چکی ہے۔

''فرینڈز سرکل ویمن لیگ'' کا پہلا ایونٹ "Meet & Joy" کے نام سے 25 دسمبر 2016 کو 'احباب صادق ہال' میں منعقد ہوا۔ اس ایونٹ کا بنیادی مقصد برادری کی کواتین کو ایک پلیٹ فارم پر یکجا کرنا اور ''فرینڈز سرکل ویمن لیگ'' کو متعارف کروانا تھا۔ اسکے بعد ''فرینڈز سرکل ویمن لیگ'' کی ٹیم نے Fun Fiesta کے نام سے 20 اگست 2017 کو LINKS LAWN میں گرینڈ ایونٹ دیا جس کا مقصد برادری کی خواتین کی صلاحیتوں کو نکھارنا اور سامنے لانا تھا۔ اس ایونٹ میں خواتین اور بچّوں کے مختلف مقابلے ہوئے اور خواتین نے اسٹالز لگا کے اپنے اپنے ہنر اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ ''فرینڈز سرکل ویمن لیگ'' نے اپنا تیسرا ایونٹ ''محفل سیرت النبی ﷺ'' کے نام سے 11 مارچ 2018 کو LINKS LAWN میں منعقد کیا جس میں خواتین کو دینی اور اسلامی معلومات سے بہرہ مند کیا گیا۔ اس محفل میں میڈیا کی مشہور نعت خواں ''جناب حوریہ رفیق'' صاحبہ نے اپنی پرسوز آواز میں نعتِ محمدی ﷺ پیش کی اور حاضرین اور سامعین کے جذبہ عشقِ محمدی ﷺ کو خوب تقویت پہنچائی۔

''فرینڈز سرکل ویمن لیگ'' کی ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ وہ خواتین کے لئے نت نئے رنگا رنگ، علمی، فنی اور ثقافتی پروگرامز کا انعقاد کرتے اور اس میں ''فرینڈز سرکل ویمن لیگ'' کے ساتھ برادری کی کواتین کے ساتھ ساتھ مجلس اعلیٰ جمعیتِ حکیمان (دہلی) بزمِ ادب کمیٹی اور فرینڈ زسرکل کا ہمیشہ بھرپور ساتھ رہا ہے۔ پچھلے سال جناب فاروق احمد سعید صاحب، کی صدارت میں بزمِ ادب کمیٹی نے 'بزم ادب' کو رنگا رنگ اور بچّوں کے لیے دلچسپ بنانے کے لئے ''فرینڈز سرکل ویمن لیگ'' کو موقع دیا اور ''فرینڈز سرکل ویمن لیگ'' کی ٹیم نے اپنی بھرپور محنت کے ساتھ بچوں کے پروگرامز کو تیار کرایا۔ جسے لوگوں میں بے حد سراہا گیا۔ پچھلے سال کی طرح

عید کے اس پر مسرت موقع پر اتنی بات کے آخر میں میں اپنی برادری کے بزرگوں مجلسِ اعلیٰ جمعیتِ حکیمان (دہلی)، فرینڈز سرکل، بزمِ ادب کمیٹی اور برادری کی خواتین کی بھرپور شکر گزار ہوں جن کے تعاون سے FCWL کو پھلنے پھولنے کا موقع ملا اور ''فرینڈز سرکل ویمن لیگ'' اپنے ایونٹ دینے میں کامیاب ہوئی۔ آپ سب سے التماس ہے کہ ''فرینڈز سرکل ویمن لیگ'' کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور ہمارے پروگرام کو پروموٹ کرنے میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

ہمارے ایونٹس کے متعلق لائیو اپڈیٹ رہنے کے لیے فیس بک پیج جوائن کریں۔

Fcwomenleague786@outlook.com

FCWLHakiman(Friend aidewomen's league)

شکریہ

مسز اریبہ بلال

صدر ''فرینڈز سرکل ویمن لیگ''

میسجز سسٹم/فیس بُک ایک جائزہ رپورٹ (شکیل احمد ایڈووکیٹ)

جمعیت حکیمانِ (دہلی) پاکستان

السلام علیکم!

میسج سسٹم گزشتہ 8 سال سے بڑی کامیابی کے ساتھ برادری میں چل رہا ہے اس جدید ترقی کے دور میں نیٹ ورکنگ نے بڑی ترقی کی ہے وہیں ہماری برادری نے بھی ترقی کی ہے۔ ہماری برادری میں ہونے والے تمام پروگرام کی بروقت اطلاع، برادری میں کسی کے انتقال کی خبر میسج کے ذریعے دو گھنٹے میں پورے پاکستان میں ڈسپلے ہوتی ہے۔ الحمدللہ ہمارے پاس برادری کے لوگوں کے بارہ سو موبائل نمبر رجسٹرڈ ہیں جن میں پورے پاکستان میں میسج ڈسپلے ہوتے ہیں۔ پوری برادری کے لوگوں سے درخواست ہے کہ جن لوگوں نے اپنے موبائل نمبر برادری میں رجسٹرڈ نہیں کرائے ہیں وہ فوری طور پر اپنے نمبر رجسٹرڈ کرائیں اور جن لوگوں کے موبائل نمبر رجسٹرڈ ہیں اور نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جن لوگوں نے اپنا موبائل نمبر تبدیل کرلیا ہے وہ اپنے نئے نمبر کا اندراج نہیں کراتے۔ اُن سب لوگوں سے اپیل ہے کہ وہ بھی اپنے پرانے نمبر کے ساتھ نیا نمبر بھی رجسٹرڈ کرائیں۔ گزشتہ کچھ عرصے سے ہمیں نیٹ ورکنگ میں پی ٹی اے کی پابندیوں کا سامنا ہے وہ اکثر ہماری سمیں بلاک کردیتے ہیں جس سے ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور لوگوں کو میسج نہیں ملتے۔ لہٰذا فوری طور پر ہم نے اس کا متبادل طریقہ اختیار کیا ہے۔ اب ہماری برادری میں ہونیوالے تمام پروگرام اور انتقال کے میسج فیس بک پر ڈسپلے کرتے ہیں۔ لہٰذا پوری برادری کے لوگوں سے اپیل ہے کہ وہ فیس بک جوائن کریں تاکہ برادری کے معاملات سے باخبر رہیں۔ الحمدللہ ہم انتہائی مُسرت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ جدید ٹیکنالوجی میں Whats App سروس شروع کی ہے جس کا موبائل نمبر 0333-2110667 اس پر موجود ہے۔ تمام لوگوں سے درخواست ہے کہ Whats App پر جوائن کریں اس میں بھی برادری میں ہونے والے تمام پروگرام اور انتقال کی خبریں اس پر بھی ڈسپلے کی جاتی ہیں۔

CamScanner

فیس بک (ID: jamiat_hakimaan_delhi_welfare_org@yahoo.com)

جدید ٹیکنالوجی کے دور میں جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کی فیس بک بھی بڑی کامیابی کے ساتھ اپنا کام کررہی ہے جس میں برادری کے پوری دنیا سے تقریباً پانچ ہزار ممبر ہیں۔ اس میں برادری میں ہونے والے تمام پروگرام کی فوٹوز، برادری کے بارے میں ساری معلومات اور برادری کی تمام خبریں موجود ہیں اور اس میں انتقال کی خبریں بھی ڈسپلے کی جاتی ہیں۔ برادری کے تمام لوگوں سے اپیل ہے کہ جو لوگ فیس بک استعمال کرتے ہیں وہ جمعیت کی فیس بک کو بھی جوائن کریں اور اپنے قریبی رشتے داروں کو بھی بتائیں یہ آپکی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ دیگر کسی بھی قسم کی معلومات کے لئے اور موبائل میسیجز سسٹم کروانے کے لئے رابطہ کریں۔

شکیل احمد (ایڈوکیٹ) انچارج کمیونیکیشن (انفارمیشن)
جوائنٹ سیکریٹری جمعیت حکیمانِ (دہلی) پاکستان
0333-2110667, 0313-2181319 ای میل:۔ kashanestate@gmail.com

ترقی کا سفر

(شکیل احمد)
جوائنٹ سیکریٹری جمعیت حکیمانِ (دہلی) پاکستان

سب سے پہلے اہل برادری کو میری طرف سے دلی عید مبارک۔ فاروق سعید اور انکی پوری ٹیم کو شاندار بزم ادب منعقد کرنے پر دلی مبارک باد دیتا ہوں۔ اور آئندہ بھی ان کی کامیابیوں کے لئے دعا گو ہوں۔

ہمیں اس بات پر بڑا فخر ہے کہ جناب روشن اختر صاحب نے تین دفعہ مجلس اعلیٰ کی صدارت کی۔ اور اس دفعہ اپنی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے جناب امتیاز بقائی کے حق میں دستبردار ہوئے۔ مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ امتیاز بقائی اپنی ٹیم کے ہمراہ جو روشن اختر صاحب کا مشن تھا اس کے لے کر آگے بڑھ رہے ہیں اور نہایت کامیابی سے اس کو سرانجام دے رہے ہیں۔ روشن اختر صاحب نے اپنے دورِ صدارت میں جو پروجیکٹ شروع کئے تھے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ تعلیمی وظائف:۔

انکا پروگرام برادری سے غربت اور جہالت کے خلاف جہاد تھا۔ انہوں نے تعلیم پر بھرپور توجہ دی اور آج تقریباً 300 کے قریب طلبہ اس سے مستفید ہورہے ہیں۔ آج کل ناظم الدین بقائی اس کام کو غیر و خوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔

2۔ ہاؤسنگ اسکیم:۔

غربت دور کرنے کے لئے انہوں نے ہاؤسنگ اسکیم کا آغاز کیا اور اب تک 65 مکانات مالکانہ حقوق کے ساتھ مستحق فیملیز میں دیئے جاچکے ہیں۔ اس کے علاوہ 10 مکانات از سرنو تعمیر کئے ہیں جب کہ 15 مکانوں کی مرمت کا کام ہوا۔ ان کاموں میں پوری مجلس منتظمہ انکے ساتھ تھی اور خصوصاً برادری کے بلڈرز راحیل احمد قریشی نے بھرپور تعاون کیا۔

3۔ ماہانہ وظائف:۔

بیوہ اور مستحق فیملیز کے لئے ماہانہ وظائف کا سلسلہ شروع کیا۔ ان ی تعداد پہلے 60 کے قریب تھی۔ آج کل

4۔ روزگار اسکیم:۔

لوگوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے روزگار اسکیم کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس مد میں ۔۔۔۔۔۔ رکشہ دیئے گئے۔ اس کے علاوہ روزگار کے لئے کیش بھی لوگوں میں تقسیم کئے گئے۔

5۔ رمضان پیکج:۔

رمضان پیکج کا اجراء کیا گیا شروع میں 180 مستحق فیملیز میں رمضان پیج کا اجراء کیا یا۔ تاکہ فیملیز رمضان میں یکسوئی سے عبادت کرسکیں۔ آج کل جناب ناظم الدین بقائی اور امتیاز ذکائی نے اس کام کو مجلس اعلیٰ کے ساتھ آگے بڑھایا اور اب تقریباً 330 مستحق فیملیز میں رمضان پیکج کا اجراء ہوا ہے اس میں Rs. 7000/- کیش بھی شامل تھا۔

6۔ علاج معالجہ وقرض سے ادائیگی:۔

علاج معالجہ اور قرض سے ادائیگی وغیرہ کے بل میں ادائیگی کے لئے مستحق لوگوں کو کیش دیا گیا۔

مجلس اعلیٰ اور صدر جناب امتیاز ذکائی، چودھری محمد انیس کی درخواست پر انہوں نے چیئر مین کنسٹرکشن کمیٹی اور زکوۃ کمیٹی کی حیثیت سے ذمہ داری سنبھالی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ سرجانی ٹاؤن میں جہاں برادری کے تقریباً 90 گھر آباد ہیں وہاں ایک مدرسہ کی تعمیر کا کام سرانجام دیا جاچکا ہے۔ اور ایک جامع مسجد زیر تعمیر ہے۔ اور جلد ہی ایک اسکول کے قیام کا ارادہ ہے۔ اس کے علاوہ برادری کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے ایک دو اور بھی پروگرام ہیں ان کا اعلان بھی جلد کریں گے۔ یہ سارے کام آپ لوگوں کے تعاون سے ہی ممکن ہوسکیں ہیں۔ امید ہے مستقبل میں بھی آپ لوگوں کے تعاون سے مزید ترقی کا سفر جاری رہے گا۔ پوری برادری سابق صدر روشن اختر صاحب کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتی ہے اور ان کی برادری کے لئے خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

CamScanner

اپیل برائے چرم قربانی 2018

جو لوگ مثبت سوچ رکھتے ہیں ان کی نظر آنے والے زمانے پر ہوتی ہے، وہ کوشش کرتے رہتے ہیں اور اپنے آپ کو عملی دنیا میں پیش کرتے ہیں۔

اعلی مجلس انتظامیہ جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی چرم قربانی اور زکوۃ کے فنڈز سے بڑے بنیادی کام کر رہی ہے تاکہ برادری کے مستحق لوگوں سے غربت وافلاس مٹ سکے اور مستحق طلباء وطالبات علم کی روشنی سے منور ہو سکیں۔ اس سلسلے میں آپ لوگوں سے اپیل ہے کہ قربانی کی کھالیں برادری کو دیں۔

میں اپنے مرکزی کارکنوں کا بے حد مشکور ہوں جو بلا معاوضہ عید کے دنوں میں کام سرانجام دیتے ہیں اور ان نوجوانوں کا بھی بے حد مشکور ہوں جن کی انتھک محنت اور جستجو کی بدولت ہم ہر سال پچھلے سالوں سے زیادہ کھالیں جمع کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ خاص طور پر گزشتہ سال جس طرح عبدالوہاب متین، وقاص نسیم، محمد عمر، محمد عمار، محمد اعظم، عابد یاسین، محمد فرقان، فاروق احمد سعید نے بڑھ چڑھ کر چرم قربانی کے امور میں حصہ لیا اور ہر معاملے میں آخر تک میرا ساتھ دیتے رہے۔

ان تمام لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے از خود کھالوں کو مرکز پہنچا کر قومی یکجہتی کا ثبوت دیا اور اس نیک کام میں ہمارا ساتھ دیا اور ان لوگوں کا بھی جنھوں نے ہمارے مرکز یا نمائندے کو اطلاع کی تاکہ وہ باوقت آ کر کھالیں اُٹھالیں۔

میں یہاں ایک بات بتاتا چلوں زندگی اللہ تعالیٰ کا ایک عطیہ ہے۔ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سے اس کے بارے میں حساب کتاب فرمانا ہے کہ میں نے تمھیں ایک انمول نعمت سے نوازا، تم نے اس کے ساتھ انصاف کیا، اگر نہیں تو کیوں؟

"اپنے لئے تو سب ہی جیتے ہیں اس جہاں میں
ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا"

زندگی محض ہنس کھیل کر گزارنے کا نام نہیں، یہ نعمت اللہ رب العزت نے ہمیں اس لئے عطا کر رکھی ہے کہ ہم دوسروں کے کام آئیں۔ زندگی کا اصل مقصد ایک معاشرے میں رہتے ہوئے ایک دوسرے کے دکھ درد کا خیال کرنا ایک دوسرے کے کام آنا ہے، تب ہی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس نعمت کا ہم بھرپور شکر ادا کر سکتے ہیں۔

ناظم الدین بقائی

(کنوینئر چرم قربانی / نائب صدر)

بزم ادب کی تصویری جھلکیاں 2017

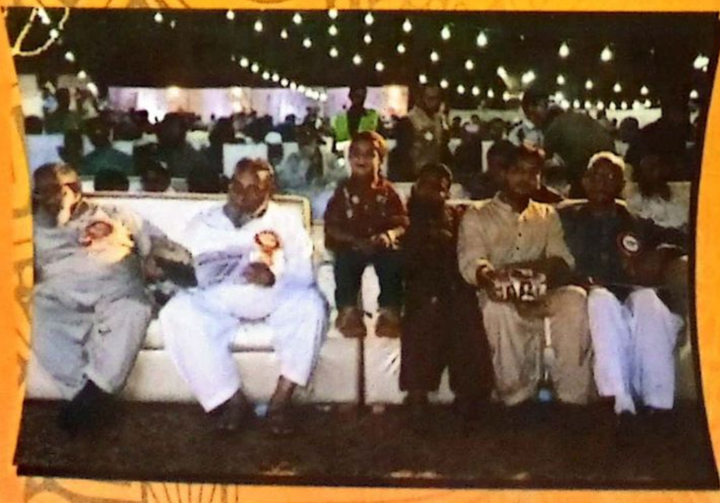

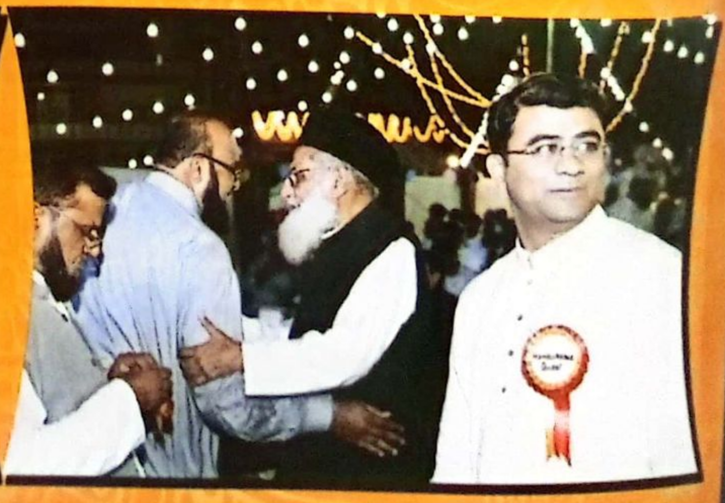

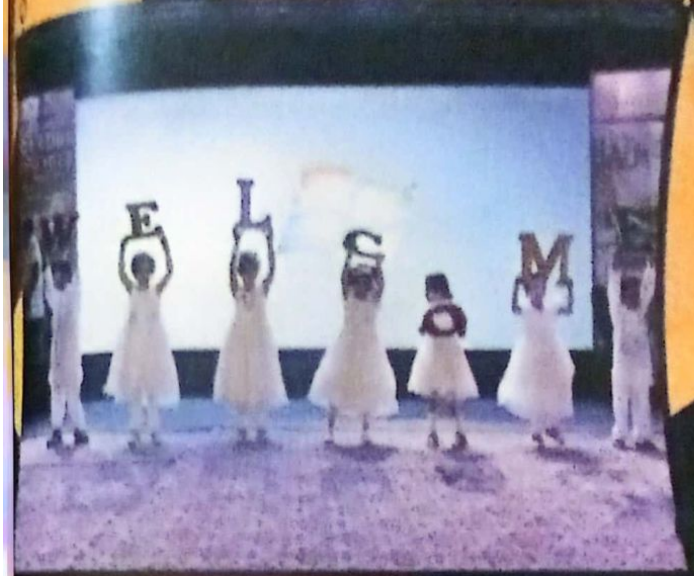

Eid Milan Gala
Bazm-e-Adab
2017

Eid Milan Gala

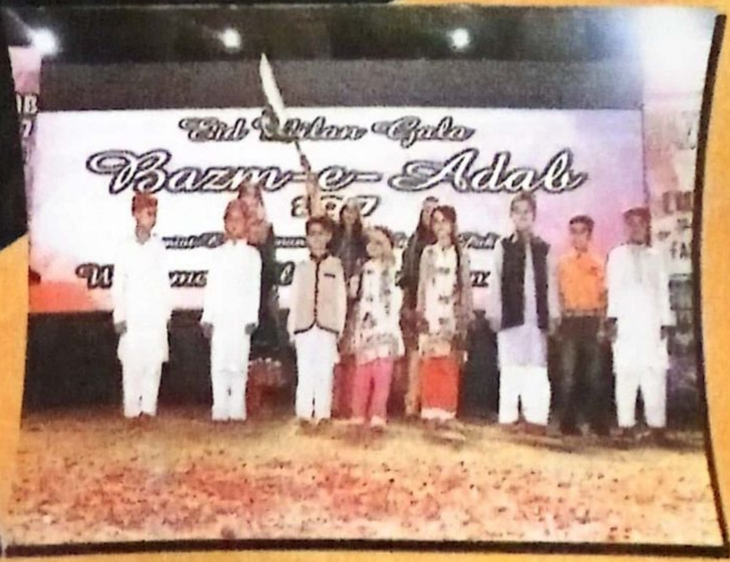
Eid Milan Gala
Bazm-e-Adab

پروگرام

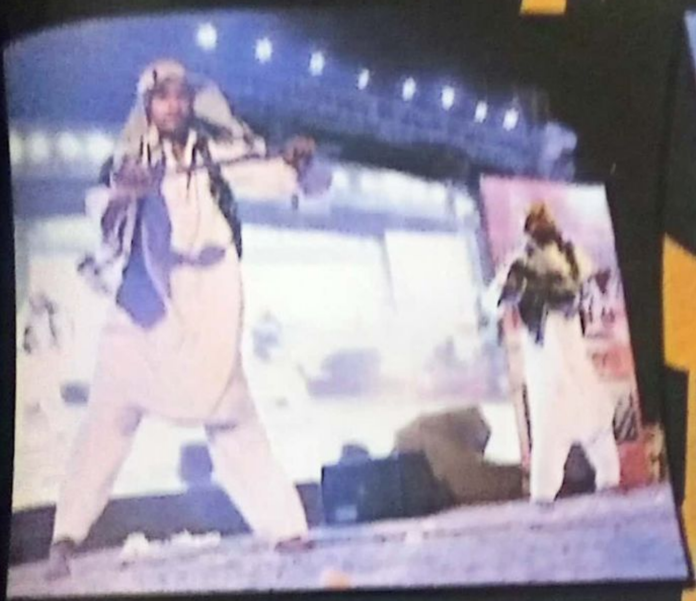

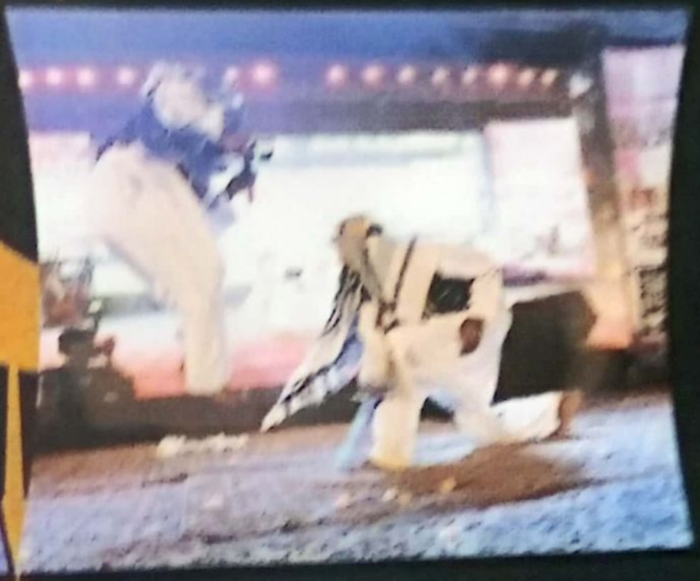

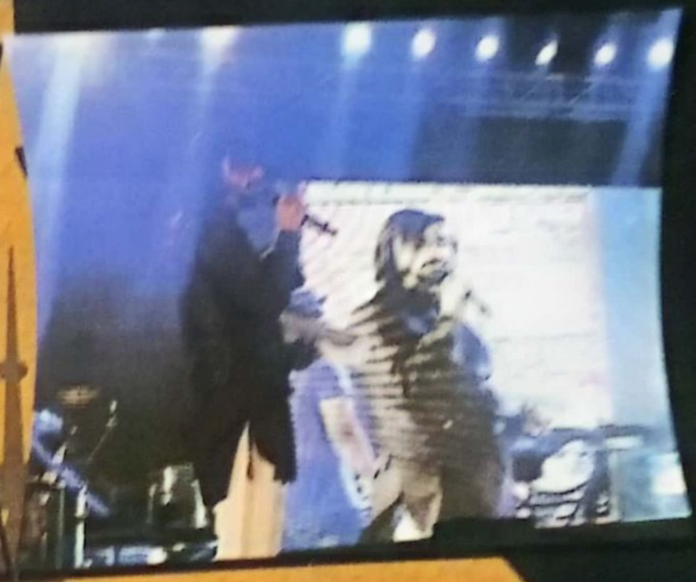

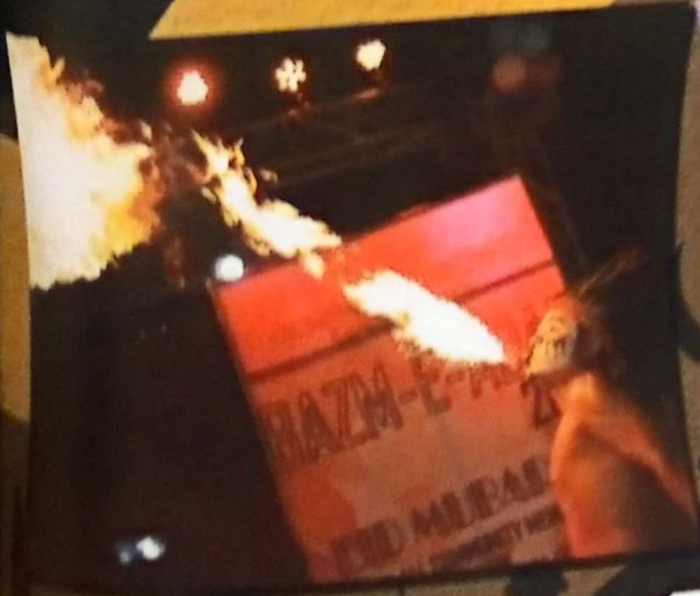

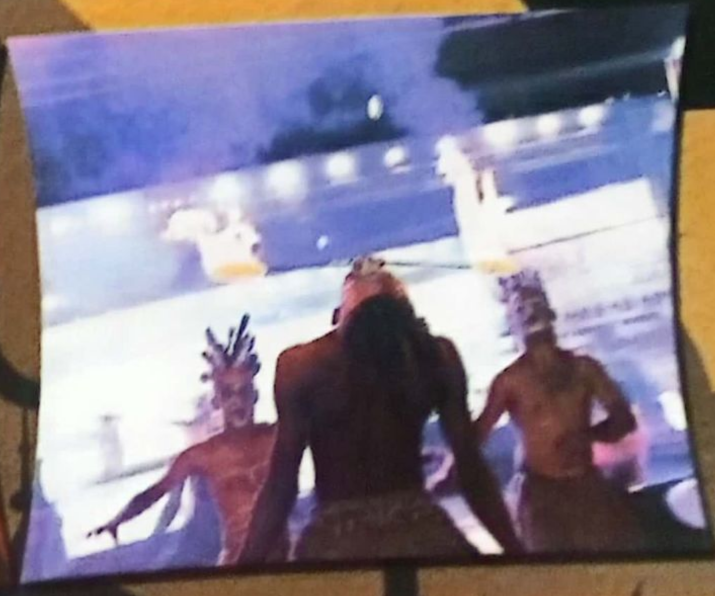

پروگرام

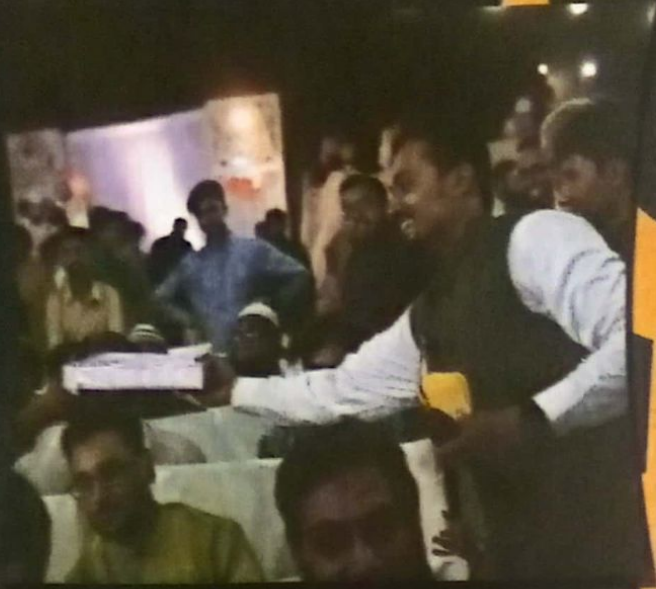

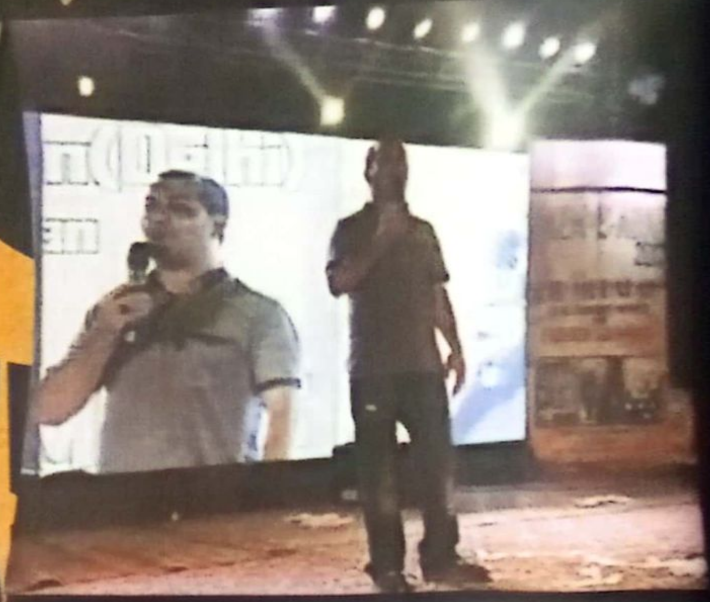

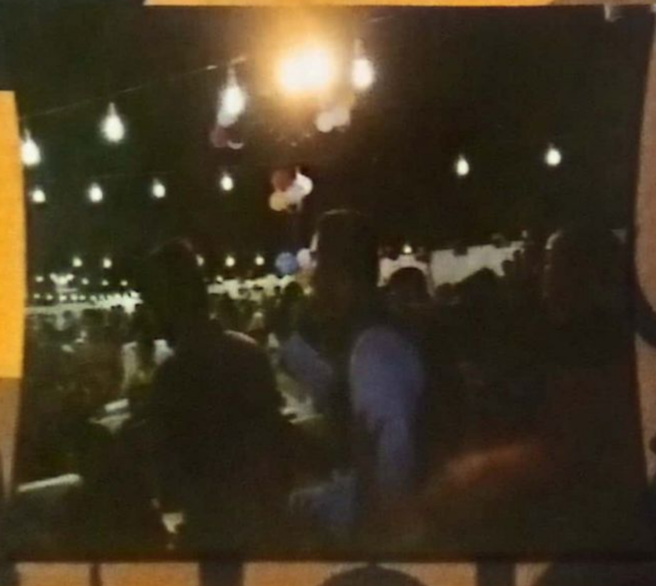

پروگرام

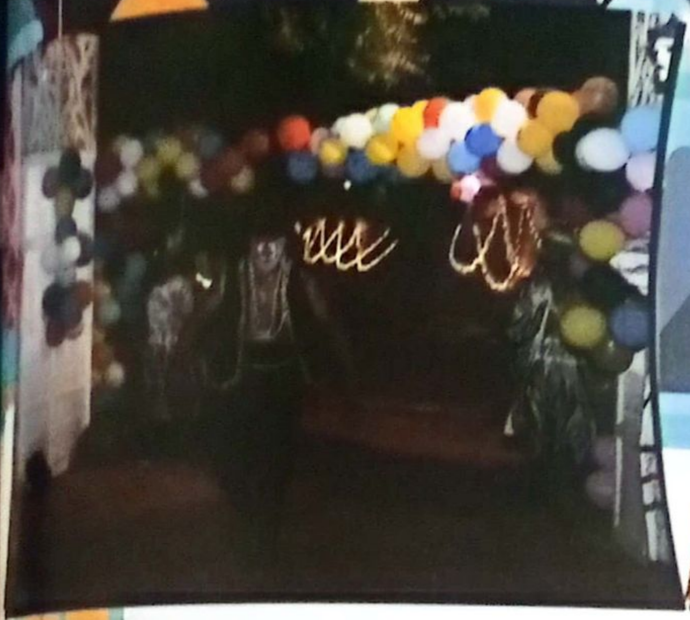

CamScanner

COMMUNITY MEMBERS
BAZM-E-ADA
201

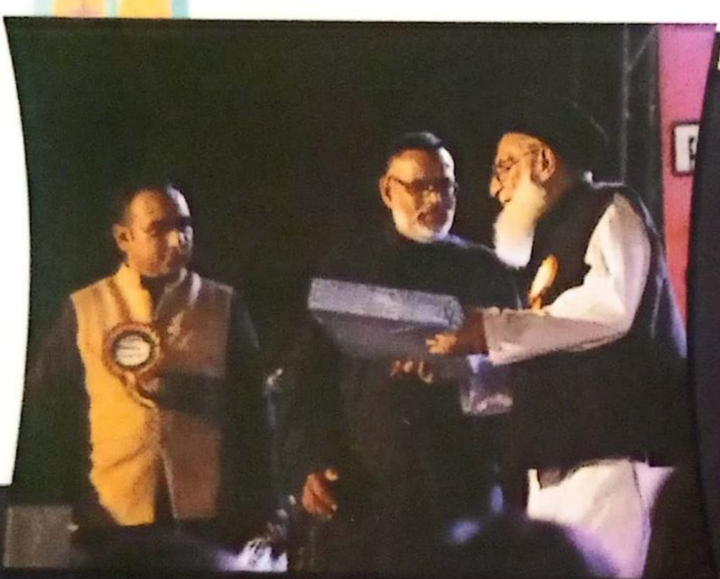

COMMUNITY MEMBERS
BAZM-E-AD
20
Jamiat-e-Hakiman(De
Karachi,Pakistan

BAZM-E
017

E-ADAB

ZM-E-ADAB
2017

BAZM
Jamiat-e-

WELCOME TO ALL
UNITY MEMBERS

WELCOME TO ALL
COMMUNITY MEMBERS
2017
man(Delhi)

CamScanner

استاد کی اہمیت (سیما ندیم)

"والدین انسان کو زمین پر لانے کا باعث ہوتے لیکن استاد نہیں زمین سے آسمان کی بلندیوں پر پہنچانے کا سبب بنتے ہے"

جیسا کہ ہم لوگ جانتے ہے کہ اس ملک میں بہت سے شعبے ایسے ہیں جو محرومی کا شکار ہے جس میں ایک اہم شعبہ اساتذہ کا ہے۔ اس شعبہ کو دنیا میں جو مقام حاصل ہے وہ شاید ہی ملتا ہو۔ استاد کے رتبے کا اندازہ

اشفاق احمد کی ایک کہانی سے ہو سکتا ہے جس میں وہ روم کے شہر میں ایک پروفیسر کا چالان کر دیا گیا۔ وقت کی کمی کے باعث وہ اپنا چالان جمع نہ کروا سکے جس کی وجہ ان کو عدالت جانا پڑا عدالت میں ان سے سوال ہوا انہوں نے اپنا چالان کیوں جمع نہیں کروایا جواب میں انہوں نے بتایا چونکہ وہ ایک پروفیسر ہے اپنے وقت کورٹ نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ A Teacher is in the Court یہ کہہ کر تمام لوگ ادب میں کھڑے ہو گئے بعد از اان کا چالان فوری ختم کر دیا گیا۔ یہی قوموں کی ترقی کا راز ہے۔

افسوس پاکستان جیسے عظیم ملک میں استادوں کی اہمیت نہیں یہاں استادوں کو شاگرد کی بات ماننی پڑتی ہے ورنہ شاگرد استاد سے بدتمیزی کرتا ہے، زبان درازی کرتا ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ ہماری نئی نسل تعلیم اور ترقی میں بہت پیچھے رہ گئی ہے۔

اگر ہم اپنے استادوں کی عزت اور احترام شروع کر دیں تو یقینی طور پر ہم دنیا کی ترقی راہ پر گامزن ممالک میں شامل ہو جائے گے، فاتح عالم سکندر ایک مرتبہ اپنے استاد ارستو کے ساتھ جنگل سے گزر رہا تھا راستہ میں ایک خوفناک برساتی نالہ آ گیا۔ استاد اور شاگرد نے دونوں نے ضد کی کہ پہلے نالہ وہ پار کریں گے بلآخر شاگرد سکندر نے پہلے نالہ پار کیا بعد میں استاد ارستو نے نالہ پار کیا۔ جب نالہ پار کر لیا تو ارستو استاد نے اپنے شاگرد سے پوچھا کہ تم نے نالہ پار کر کے میری بے عزتی نہیں کی جواب میں شاگرد بولا" نہیں استاد مکرم میں نے اپنا فرض ادا کیا کیوں کہ اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو آپ میرے جیسے 100 سکندر اور ڈھونڈ لیتے
لیکن اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو آپ جیسا ایک بھی استاد نہیں ڈھونڈ سکتا۔

دعا (نسرین بقائی)

میری گھر کی چڑیوں تم
شاد آباد رہو تم

دانہ دانہ چگتی جاؤ تم
اپنے گلشن کو مہکاؤ تم

وقت کی آندھی کچھ نا بگاڑے
اڑتے اڑتے دھیان سے جاؤ

اونچی اڑان اڑتی جاؤ تم
نشیب و فراز دیکھتی جاؤ تم

بھول جانا رکھ کر گھڑیا
مدھم مدھم چال چلو
ہم تم پر ناز کریں

سکھ کی گھڑیاں دیکھتی جاؤ تم
سب کے دلوں کو شاد کرو تم
ہم پر ناز کرو تم

روزہ خوروں کی نشانیاں

رمضان سر پر ہے لہٰذا اس کی تیاریاں بھی پورے عروج پر ہیں۔ جن لوگوں نے روزے رکھنے ہیں وہ زیادہ سے زیادہ اس بات کی تیاری کر رہے ہیں کہ کھجوریں، بیسن اور بھلّیاں پہلے سے خرید لی جائیں اور جنہوں نے روزے نہیں رکھنے وہ اس بات کے لیے فکر مند ہیں کہ سالن تو فریج سے مل ہی جائے گا، روٹیاں کہاں سے لگوائیں؟ رمضان میں 90 فیصد بیگمات کا سب سے پہلا اعتراض یہی ہوتا ہے کہ کچن میں اگر کچھ بنایا تو ساتھ والوں کے گھر سالن کی مہک جائے گی اور شک پڑ جائے گا کہ ہم لوگ روزے سے نہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ہمسائے سے بے شک دو پہر ڈیڑھ بجے ہی بھنڈیوں کے تڑکے کی مہک آنا شروع ہو جائے۔ میرے دوست 'اچھو بیکولائٹ' نے چونکہ روزے نہیں رکھنے ہوتے لہٰذا رمضان سے پہلے ہی تمام تر احتیاطی تدابیر اختیار کر لیتا ہے۔ اچھو کی بیوی پورے روزے رکھتی ہے لہٰذا اچھو کو پتا ہے کہ کھانا نہیں ملے گا تاہم اِس کا حل اُس نے پچھلے رمضان میں ہی نکال لیا تھا۔ سحری کے وقت ہی بیگم سے دو تگڑے پراٹھے بنوا لیتا اور لپیٹ کے رکھ دیتا۔ صبح سالن میں لپیٹ کر پراٹھے ساتھ دوکان پر لے جاتا اور وہاں لنچ کے طور پر استعمال کر لیتا۔ میرا خیال تھا کہ اب کی بار بھی وہ ایسا ہی کرے گا لیکن پتا چلا کہ اب اس نے ٹھنڈے پراٹھوں سے لطف اندوز ہونے کی بجائے گرم روٹی کا انتظام کیا ہے۔ تفصیل پوچھی تو کہنے لگا ''میں نے روٹیاں بنانی سیکھ لی ہیں اور دوکان پر ایک گیس والا چولہا بھی رکھ لیا ہے۔۔۔ کھانے کا انتظام بھی ہو جائے گا اور بہترین کمائی بھی ہو جائے گی''۔ میں چونکا ''کمائی کیسے ہوگی؟''۔ اُس نے قہقہہ لگایا ''بھائی صاحب! میں نے اپنی دوکان کے اردگرد کے علاقوں کے تمام روزہ خوروں کا واٹس ایپ گروپ بنا کر میسج کر دیا ہے کہ دو پہر تین بجے مبلغ پندرہ روپے میں تازہ روٹی میری دوکان کی عقبی سمت میں دستیاب ہوگی۔۔۔ ایڈوانس بکنگ جاری ہے''۔

یہ جو اکثر سموسے پکوڑے تین بجے ہی لگنے شروع ہو جاتے ہیں اِن کے زیادہ تر گاہک بھی روزہ خور ہوتے ہیں ورنہ روزے دار تو عموماً دس پندرہ منٹ پہلے یہ چیزیں خریدتے ہیں۔ روزہ خوروں کی بڑی نشانی یہ ہے کہ افطاری بھی کر رہے ہوں تو ایسے ہشاش بشاش ہوتے ہیں گویا سحری کر رہے ہیں۔ 'اچھو بیکولائٹ' کہتا ہے کہ ''فی الوقت جو شخص سخت گرمی میں بھی نہایت تمیز سے بات کرے اور افطاری کے وقت اِشارے پر رُک کے اُس کے بارے میں گمان رکھنا چاہیے کہ یقیناً روزہ خور ہے''۔ آپ نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہوں گے جو رمضان میں کسی قریب کھڑے شخص سے بات کرتے وقت اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں، یقیناً اِن میں سے کئی روزے سے بھی ہوتے ہوں گے لیکن کئی آلو انڈے کی خوشبو بھی روکنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ روزہ خور عین افطاری کے وقت مسجد میں ہوتے ہیں اور جماعت کھڑی ہونے تک باہر کھسک جاتے ہیں۔ یہ افطاری میں شربت کی بجائے تین سموسے اکٹھے اٹھاتے ہیں۔ یہ بار بار فریج سے پانی کی بوتل نکال کر منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنے جاتے ہیں۔ افطاری سے ایک گھنٹہ پہلے تک یہ نہایت اطمینان سے سڑک پر کھڑے کوئی اشتہار پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اِنہیں کہیں نہ بھی جانا ہو پھر بھی دن میں ایک چکر ریلوے اسٹیشن، ہسپتال یا لاری اڈے کا ضرور لگاتے ہیں۔ یہ صرف مغرب کے وقت مسجد میں نظر آتے ہیں۔ یہ اپنے کولیگز سے بار بار کہتے نظر آتے ہی ''یار اگر روزہ نہیں رکھا تو کچھ کھا پی لو، مجھے کوئی اعتراض نہیں''۔ ایسے لوگوں کی اکثریت دن میں دو تین دفعہ دفتر کی چھت یا کسی ایسے کونے کا ضرور وزٹ کرتی ہے جہاں عام حالات میں کوئی نہیں جاتا۔ یہ پہلے روزے سے ہی پوچھنا شروع ہو جاتے ہیں ''باقی کتنے رہ گئے؟''۔ یہ دفتر میں بات بات پر قہقہہ لگاتے ہیں۔ اِن سے اگر پوچھا جائے کہ 'روزہ ہے؟'۔ تو ازلی جواب دیتے ہیں ''ہاں بھئی روزہ تو ہے''۔ لیکن اگر کوئی واضح پوچھ لے کہ ''بھائی جی آپ کا روزہ ہے؟''۔ تو انتہائی انکساری سے 10

یہ لوگ سارا دن اپنے ڈکار کو ہچکی میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اکثر تپتی دوپہر میں چہل قدمی کرتے نظر آتے ہیں اور سگریٹ والی دوکانوں کو غور سے دیکھتے ہوئے گذرتے ہیں۔ اِن کے لیپ ٹاپ کے بیگ میں بُرے وقت کے لیے ایک سیب ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ چونکہ یہ روزہ خور ہوتے ہیں لہٰذا کئی دفعہ جب انہیں کوئی افطار پارٹی پر بلاتا ہے تو یہ بے دھیانی میں پوچھ بیٹھتے ہیں "کتنے بجے ہوگی؟"۔ دفتر میں نماز کا وقت ہوجائے اور سارا اسٹاف نماز کے لیے جمع ہو تو اکثر یہ لوگ دفتر میں موجود ہونے کے باوجود نماز میں تین چار منٹ بعد شریک ہوتے ہیں۔ یہ اکثر دفتر کے کچن میں وضو کرنے جاتے ہیں اور کھانے کے لیے اور کچھ نہ ملے تو خشک دودھ کے ڈبے سے دو چار چمچ پھانک آتے ہیں۔ یہ روزہ نہیں رکھتے اس کے باوجود انہیں سب سے زیادہ روزہ لگتا ہے۔ اِن کا پسندیدہ لباس پینٹ شرٹ ہوتا ہے لیکن رمضان میں یہ تین جیبوں والی شلوار قمیص پہننا شروع کر دیتے ہیں۔ اِن کی شدید خواہش ہوتی ہے کہ اتوار کے روز اِن کی بیگم اور بچے اپنی نانی کی طرف چلے جائیں۔ یہ سفر میں ہوں اور بس کسی سٹاپ پر رُکے تو یہ سب سے پہلے پردے والا ہوٹل ڈھونڈتے ہیں اور اندر گھستے ہی لیگ پیس کا آرڈر کرتے ہیں۔ اِنہیں افطاری کے فوراً بعد برگر کی طلب ہونے لگتی ہے۔ یہ اکثر پانی کی بوتل اپنے نیفے میں اڑیس لیتے ہیں اور چھ سات سٹرا جوڑ کر اُن کا سرا گریبان کے قریب سے نکال لیتے ہیں اور وقفے وقفے سے نڈھال ہو کر یوں سر جھکا لیتے ہیں گویا بے حال ہو گئے ہوں۔ رمضان میں اِن کے دل میں اچانک غیر مسلموں کے لیے محبت جاگ اٹھتی ہے۔ یہ دفتر کے ملازم کو دوپہر ایک بجے سے کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ "یار افطاری کے وقت رش ہوجاتا ہے ذرا بازار کا چکر لگا لو۔۔۔ اور دہی بڑے لگنا شروع ہو گئے ہوں تو ایک پلیٹ پیک کروالینا"۔

اِنہیں کھانے کا اور کوئی بہانہ نہ مل رہا ہو تو سب کے سامنے نمکو کھانا شروع کر دیتے ہیں، کوئی توجہ دلائے تو "اخ تھو" کہتے ہوئے یوں واش روم کی طرف دوڑتے ہیں گویا انجانے میں تین پیکٹ کھا گئے ہوں۔ یہ اپنا حلیہ پورا روزے داروں والا بنائے رکھتے ہیں۔۔۔ یعنی بڑھی ہوئی شیو، شکل پر تھکاوٹ، لبوں پر پیاس اور سر پر باریک سوراخوں والی سفید ٹوپی۔۔۔ لیکن اس کے باوجود یہ پکڑے اُس وقت جاتے ہیں جب اِن کی ڈسٹ بن سے 'کپ کیک' کے ریپر اور سگریٹ کے ٹوٹے برآمد ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر موٹر سائیکل والے ہوں تو ہیلمٹ کی صورت میں انہیں اور بھی آسرا مل جاتا ہے۔ کالا شیشہ منہ کے آگے کرتے ہیں اور جیب سے اکٹھے دو دو بسکٹ نکال کر کوٹا پورا کیے رکھتے ہیں۔ ایک بھی روزہ نہ رکھنے کے باوجود اِن کے نخرے دیکھنے والے ہوتے ہیں، جوتی بھی ٹوٹی ہو تو موچی کے پاس جانے کا پروگرام بھی رمضان کے بعد کا رکھتے ہیں۔ روزہ خوروں کی اس سے بڑی نشانی اور کیا ہوگی کہ یہ لوگ عین افطاری کے وقت بھی فیس بک پر رمضان کے حوالے سے کوئی بابرکت پوسٹ شیئر کر رہے ہوتے ہیں۔۔

CamScanner

آزادی
(ہانیہ ندیم)

آزادی غلامی کی ضد ہے اور آزاد معاشرے میں رہنے والے انسانوں کیلئے قدرت کا سب سے بڑا تحفہ ہے آزادی قدر وہی جانتا ہے جو اس سے محروم ہوتا ہے آزادی کا سب سے بڑا فائدہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے زندگی کا لطف اٹھانا ہے آزادی جیو اور جینے دو کا نام ہے

سچ ہے کہ اگر نعمت کے مطابق ظرف نہ ہو تو ایسی نعمت انسانوں کیلئے زحمت یا مصیبت بن جاتی ہے جو آزاد قومیں قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے با اصول زندگی گزارتی عزت و عروج پاتی ہے اور جو قومیں

بے لگام گھوڑوں کی مانند لاقانونیت اور منمانی کا راستہ اختیار کرتی ہے دنیا میں ذلت ورسوائی ان کا مقدر بنتی ہے، پہلی اور دوسری دنیا کی بے شمار مثالیں اس بات کا ثبوت ہے کہ فلاح و ترقی کے پھول اسی زمین میں کھلتے ہے جس میں عدل وانصاف اور قانون پسندی کے بیج بوئے جاتے ہے، ہمارے ملک کو آزاد ہوئے 70 سال س ءزیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے پیارے وطن کی آزادی اور اسے فلاحی ریاست بنانے کیلئے ہمارے بزرگوں نے بے شمار قربانیاں دیں مگر افسوس ملک تو آزاد ہو گیا لیکن اس کے باسی اپنا وعدہ بھول گئے، ایک یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں لاقانونیت باہمی نفرت اور ظلم و ناانصافی کا دور دورہ ہے۔

پر مایوسی گناہ ہے اگر آج بھی ہماری قوم قانون کے احترام ایمانداری باہمی اتحاد و اتفاق اور خدا پرستی کا راستہ اختیار کرے تو یقیناً تنزلی کا یہ تاریک دور آزادی کی روشن صبح میں تبدیل ہو سکتا ہے۔

آئیں اللہ تعالیٰ سے عہد کریں
(انوشیہ عون)

کہ آج سے ہم غصہ نہیں کریں گے پریشان نہیں ہونگے، غیبت، حسد، کینہ، بدگمانی، بغض، انا اور جھوٹ سے اجتناب کریں گے۔
ہم تمام انسانوں کا صدقِ دل سے احترام کریں گے اور عبادت پر گامزن رہتے ہوئے زندگی کے تمام معاملات میں اللہ سے مدد طلب کریں گے، بیشک اللہ کی مدد کے بغیر ہم ایک قدم بھی نہیں چل سکتے۔

'انسانوں سے محبت کیجئے، محبت بانٹیں خوش رہئے اور دوسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کیجئے اللہ ہم سب کو آسانیاں عطا فرمائیں اور آسانیاں تقسیم کرنے کا شرف عطا فرمائے (آمین)

آپ کی دعاؤں کی طلب گار

عید کا پیغام اُمتِ مسلمہ کے نام (آمنہ سراج)

آج عید کا دن ہے خوشیوں اور مسرتوں کا دن ہے نئے خوبصورت رنگا رنگ کپڑوں نے ایک سماء باندھ دیا ہے بڑے چھوٹے جوان بوڑھے معصوم بچے مرد وعورت ہر ایک چہرے کھلے ہوئے ہیں۔ایک دوسرے کو مسکراہٹوں کی سوغات پیش کرتے ہوئے، سویاں اور شیر خورمہ کی گو یا برسات آگئی، بڑے ایک دوسرے سے بغل گیر ہے، اور ننھے منے بچے گلی کوچوں میں کوئل کی طرح چہچہا رہے ہیں۔ لیکن عید کا حاصل کیا صرف یہی ہے؟ کیا عید محض ایک ساعتِ مسرت ہے جو آئے اور گزر جائے شاید ایسا نہیں اسلام کا مزاج یہ ہے کہ وہ ہر عمل سے دیتا ہے، عبرت اور عظمت کے پہلو کی طرف انسان کو متوجہ کرتا ہے زندگی کے ہر واقعہ کو مشعل راہ بنا دیتا ہے۔جس کی روشنی سے اندھے بھی دیکھنے لگے اور لنگڑے بھی چلنے لگے۔

عبادت وبندگی ہو یا لوگوں کے باہمی معاملات اسلام کا ہر طریقہ ایک بولتا ہوا عمل ہے کہ بہرا بھی اس کو سننے سے محروم نہ رہے عید بھی سراپہ پیغام ہے دعوت ہے عید سب سے پہلے اس جانب متوجہ کرتی ہے۔ کہ مسلمانوں کو خوشی اور مسرت کے لمحات کس طرح گزارنا چاہیے، غور کیجئے کہ مسلمان کے لئے اس بڑھ کر خوشی کا کوئی دن نہیں لیکن نہ رقص وسرور ہے نہ نغمہ ورباب ہے، نہ مستی شراب نہ پٹاخوں کا ادھم نہ نعروں کا شور وگل نہ آتش بازیوں کا سیلاب بلکہ ہر مسلمان صبح دم اٹھتا ہے نماز فجر ادا کرتا ہے پھر نہاتا ہے صاف ستھرے اور نئے کپڑے پہنتا ہے اور شاداں بشاشاں نمازِ عید کیلئے رواں ہوتا ہے آنکھیں جھکی ہوئی زبان پر اللہ کی کبریائی اور حمد وثناء کے کلمات عید گاہ پہنچ کر دوگانہ شکر ادا کرتا ہے اور اپنی پیشانی خدا کے سامنے رکھ کر اپنے عجز و نیاز کا اظہار کرتا ہے، خوشی کے موقع پر کس قدر بندگی کی کیفیت پیدا ہوتی اس لئے بار بار اپنی بڑائی کی نفی اور خدا کی بڑائی کا اقرار اور اعتراف کرتا ہے۔

عید اس بات کی یاد دلاتی ہے کہ وہ خوشی خوشی نہیں جس میں پورے معاشرے کو شامل نہ کیا جائے آپ کے گھر میں خوشی کے چراغ بلکہ چراغاں ہو اور آپ کا پڑوسی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا ہوں اس سے زیادہ نامبارک کوئی ساعت نہیں ہوسکتی اسی حقیقت کی طرف متوجہ کرنے کیلئے پیغمبرِ اسلام نے عید الفطر کے ساتھ ساتھ صدقۃ الفطر کا بھی حکم دیا ہے۔

صدقۃ الفطر ایک علامتی عمل ہے یہ صرف عید کے دن کیلئے مخصوص نہیں یہ اس بات کی تائید ہے کہ مسلمان اپنی ہر خوشی میں اپنے غریب مسلمان بھائیوں کو بھی شامل کریں۔ وہ خوشی ادھوری ہے اور ناکام ہے جو اپنے گھر تک محدود ہے جس میں اپنے پڑوسیوں کو شامل نہ کیا گیا ہو، جن کو خدا نے آپ کے نگاہِ لطف کا محتاج بنا یا ہے۔

مسلمان وہ ہے جسے دوسروں کی فکر تڑپاتی ہو، جس کو دوسروں کی پریشانی بے قرار کر دیتی ہوں، جس کیلئے دوسروں کا غم اپنا غم بنجاتا ہے، جو دوسرے بھائیوں کے درد کی کسک اپنے دل میں پاتا ہو، اسے اپنے بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ قوم کے دوسرے بچوں کی تعلیم کی فکر بے چین رکھتی ہو، بیواؤں، یتیموں اور بیماروں کیلئے بھی اپنے دل بے سکون پاتا ہو، جن کے یہاں عید فاقوں سے گزرتی ہوں، عید اپنی زبان بے زبانی سے ہر شخص کو پیغام دیتی ہے ہم اسے اپنے دل کے کانوں سے سنیں۔

CamScanner

تعلیم کا فالودہ (عمران عزیز)

جی ہاں! آپ حیران نہ ہوں۔ ہم اپنی نسلوں کو جو تعلیم دے رہے ہیں اسکی نوعیت فالودہ سے کم نہیں۔ کسی بھی معاشرے میں تعلیمی نظام کا سب سے بڑا مقصد ایک کارآمد شہری بنانا ہوتا ہے مگر اسلامی معاشرے میں تعلیم کے مقاسد نہایت وسیع ہوجاتے ہیں۔ وہ صرف قابلیت کا تقاضا نہیں کرتا بلکہ اخلاقی طور پر فرد میں اعلیٰ اوصاف کا مطالبہ بھی کرتا ہے۔ اس پس منظر کو ذہن میں رکھ کر ذرا ہمارے تعلیمی نظام کا جائزہ لیتے ہیں۔

ہمارے دین میں بچہ کی تعلیمی بنیاد کی ابتدا اپنے اللہ سے آگہی پر رکھی گئی ہے۔ جب بچہ بولنے کے قابل ہوجائے تو اسے کلمہ و دعائیں سکھائی جائیں اور پھر آہستہ آہستہ نماز کی طرف راغب کیا جائے۔ والدین نصیحت آموز واقعات سنا کر ان میں اچھے اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ والدین دو تین سال کے بچے کو کنڈر گارڈن (KG) میں داخل کروا کر اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوجاتے ہیں۔ اور عمارت کی پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی رکھدی جاتی ہے۔ ان اداروں میں جتنا بھی اچھا نظام ہو مگر وہ کبھی والدین کی توجہ کا نعم البدل نہیں ہوسکتا جو وہ اسے اپنے گھر پر دے سکتے ہیں۔

دوسری بڑی کامی جسے لوگ خوبی سے تعبیر کرتے ہیں وہ انگریزی زبان کا شروع سیا ستعمال ہے۔ دنیا کے سارے مہذب و ترقی یافتہ ملکوں میں ابتدائی تعلیم ہمیشہ مادری زبان میں دی جاتی ہے جس سے بچے کی تخلیقی صلاحیتیں اُجاگر ہوتی ہیں۔ مگر ذہنی غلامی نے ہمارے اندر ایک احساس کمتری کی کیفیت پیدا کردی ہے۔ ہر چیز کو دو زبانوں میں سیکھنے کی کوشش میں بچہ کنفیوزڈ رہتا ہے۔ اور کسی چیز میں رمتکز کرنے کی صلاحیت (Concentration) بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ انگریزی زبان کی اہمیت سے انکار نہیں مگر اتنی چھوٹی عمر

میں داخل نصاب کرنے سے عموماً اس کے نتائج اچھے نہیں نکلتے۔ یہی بچے جب میٹرک یا اولیول کر لیتے ہیں تو صحیح قواعد کے ساتھ انگریزی بھی نہیں لکھ پاتے کیونکہ انہوں نے اپنی زبان سے آگاہی حاصل نہیں کی ہوتی۔

تیسری بڑی خامی ہمارا امتحانی طریقہ کار ہے جو بچوں کے اندر منطقی (logical) صلاحیت کے بجائے

آخری بڑی خامی جو ہمارے تعلیمی نظام میں کی ہے وہ یہ کہ تعلیم مکمل کرنے بعد آپ کو اپنے وطن سے صرف اتنی محبت ہوتی ہے کہ آپ ہرا جھنڈا لہرائیں اور دل دل پاکستان گائیں۔ لوگ معاشرے کی اصلاح اور اس کی ذمہ داریوں کو چھوڑ کر ملک سے باہر رہنے کو ترجیح دیتے ہیں حالانکہ سب کچھ آپ کو ملک نے ہی دیا ہے۔ انگریزوں کے بنائے ہوئے اس نظام تعلیم نے آپ کو صرف ایک معاشی جانور بنا دیا ہے جس سے روحانیت کا کوئی واسطہ نہ ہو اور انسان سارا دن زیادہ سے زیادہ مادی چیزوں کے حسول میں سرگرداں رہے۔

ممکن ہے آپ میرے تجزیئے سے اتفاق نہ کریں مگر یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں جتنی بھی بڑی ایجادات تخلیقات یا ادبی تصنیفات ہوئی ہیں یہ کرنے والے لوگ کبھی بھی اپنے تعلیمی نظام کی پیداوار نہیں تھے کیونکہ نتائج ہمیشہ صحیح رُخ پر محنت کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ بنجر زمین میں کبھی کوئی پودا نہیں اُگتا۔ آخر میں بقول علامہ اقبال

تھے وہ بھی دن کہ خدمت استاد کے عوض

دل چاہتا تھا ہدیہ دل پیش کیجئے

بدلا زمانہ ایسا کہ لڑکا پس از سبق

کہتا ہے ماسٹر سے کہ بل پیش کیجئے

عورت کی آزادی ''اسلام کی بنیاد پر'' (جویریہ بنت ذکی)

السلام علیکم!

1792 میں انگلستان کی ایک خاتون ''میری واس اسٹون کرافت نے ایک کتاب لکھی جس میں آزادی نسواں کے نام پر مطالب کیا گیا کہ عورتوں کو بھی مردوں کی طرح آزادی دی جائے۔ انہیں گھر میں قید کرنے بجائے مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کی اجازت دی جائے اس سے قبل یورپ میں حیا موجود تھی، عورتیں شتر بے مہار کی طرح نہیں پھرا کرتی تھیں۔ بہرحال مردوں پر مشتمل حکومت نے اسٹون کرافت کے مطالبے کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہوئے عورتوں کو زیادہ سے زیادہ آزادی دینا شروع کردی۔ جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ وہاں پر خاندانی نظام ختم ہوگیا۔ اخلاقیات کا جنازہ نکل گیا، عورت کا تقدس ختم ہوگیا۔ اور وہ فقط دل بہلانے کا ایک کھلونا بن گئی جبکہ گھر گھر نہ رہا اور سرائے خانہ بن گیا۔

آج مادی وسائل کے اعتبار سے اہل مغرب دنیا میں پہلے نمبر ہونے کے باوجود سکون جیسی دولت سے محروم مشینی ۹ انسان بن چکے ہیں جن کی زندگی کا مقصد ہفتہ بھر پیسہ کمانا اور ویک اینڈ پر اسے بھرپور عیاشی میں صرف کردینا ہے۔ وہی برطانیہ میں آزادی کی تحریک چلی تھی، وہاں ایک سروے کیا گیا۔ جس میں عورتوں سے پوچھا گیا کہ آپ واپس گھر جانا چاہتی ہے؟ یا اسی طرح ''آزاد'' رہ کر کام کرنا چاہتی ہیں۔ تو 98 فیصد عورتوں نے جواب دیا کہ ہم واپس ''گھر'' جانا چاہتے ہیں ہم اس آزادی سے تنگ آچکے ہیں۔ لیکن ہمیں خاوند نہیں ملتے، بھائی نہیں ملتے، باپ نہیں ملتے جو ہماری حفاظت کرسکیں، ہماری کفالت کرسکیں۔ لہٰذا آج یورپ کی عورت چاہنے کے باجود گھر واپس نہیں جاسکتی مگر حیرت انگیز طور پر مغرب کی عورت کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کے بجائے مشرق کی عورت گھر سے باہر نکلنے کیلئے بے چین ہے۔

ایک جماعت تبلیغ کیلئے انگلینڈ گئی۔ ایک انگریز لڑکی نے مسجد میں مغرب کی نماز پڑھنے والے ایک شخص سے پوچھا کہ آپ نے کیا کیا؟ اس شخص نے کہا میں نے اپنے اللہ کی عبادت کی۔ لڑکی نے کہا آج اتوار تو نہیں تو اس شخص نے بتایا کہ ہم صرف اتوار کے دن عبادت نہیں کرتے بلکہ ہم روزانہ دن میں پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں۔ لڑکی نے یہ سن کر کہا یہ تو بہت زیادہ ہے تو اس شخص نے اپنے دین کے بارے میں بتایا اور سمجھایا جس سے انگریز لڑکی بہت متاثر ہوئی اور یہ کہہ کر ہاتھ ملانے لگی کہ پھر ملینگیں تو اس شخص نے انکار کردیا کہ یہ ہاتھ میں نہیں چھوسکتا کیونکہ یہ ہاتھ میری بیوی کی امانت ہے۔ یہ سن کر لڑکی کو بڑی حیرت ہوئی اور کہنے لگی کہ کتنی خوش نصیب ہے وہ عورت جس کا تو شوہر ہے۔ ''کاش یورپ کے مرد بھی ایسے ہوتے''؟

عفو درگزر کی اہمیت اور فضیلت (حافظ اخلاق احمد بھائی)

اسلام کامل اکمل دین ہے اور اپنے ماننے والوں کی ہر طرح سے رہنمائی کرتا ہے اور ان کی تربیت کے لیے اسلام نے اپنے اخلاقی قوانین کو وضع کیا ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل عدم برداشت اور انتقام کا رویہ تیزی سے پروان چڑھ رہا ہے اور اس کی بنیادی وجہ دین اسلام کی تعلیمات سے عدم توجہی ہے۔ اگر کوئی ہمارے ساتھ زیادتی کرے یا ہمارا حق نہ دے تو بدلے میں ہم اسکے ساتھ کچھ زیادتی ہی کرتے ہیں یہ بھی دیکھا جاتا ہے ایک شخص نے برا رویہ کسی کے ساتھ رکھا جس کے ساتھ رکھنا وہ ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ قطع تعلقی اختیار کرلیتا ہے یہ طریقہ درست نہیں ہے۔

مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ ''ایک مسلمان کے لئے اپنے بھائی تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرنا جائز نہیں''لوگوں کو چاہیئے کہ وقتی طور پر ابھرنے والے جذبات کو ختم ہونے پر میل جول قائم کریں اور اپنے دلوں کو باطنی گناہوں سے پاک وصاف کریں ایک اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ ''قاطع رحم (رشتہ داروں سے تعلق ختم کرنے والا) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔حدیثِ پاک جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی عمر درازی اور رزق میں کشادگی ہو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

آج گھر گھر کا یہ مسئلہ رہا ہے ہر کوئی معاشی طور پر پریشان ہے دیکھیئے اس حدیث پاک گویا رزق میں کشادگی کا راستہ بتایا جارہا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ایک دوسرے کو معاف کریں اور درگزر سے کام لیں ہمارے معاشرے میں اس وقت یہ بڑا المیہ ہے بالخصوص گھروں میں ناچاقی اور نا اتفاقی پھیلتی جارہی ہے جب بھی ایسی کوئی صورتِ حال ہو ہمیں صبر کا مظاہر کرنا چاہیئے اور ثواب کا خزانہ جمع کرنا چاہیئے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بندے کے معاف کرنے سے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے''اس حدیث کا مطلب یہ ہے آخرت میں اللہ تعالیٰ اس معاف کرنے والے کی عزت بڑھائے گا۔

CamScanner

''علم''

(نصرین ہقائی)

ایمان کے بعد دوسرا درجہ علم ہے علم ایمان خود علم ہے۔ ایمان ایک نور ہے اس لئے علم بھی ایک نور ہے ایک روشنی ہے۔ جو چیزیں ایمان کے اور مطلوب ہیں اور جن پر عمل کرنے سے ایمان میں کمال آتا ہے وہ علم کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ علم اور ایمان کے درمیان ایک زبردست رابطہ ہے۔

نہ علم کے بغیر ایمان میں روشنی اور جلد کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور نہ ایمان کے بغیر علم لائق اعتناء ہے۔

انسان کو تمام مخلوقات پر شرافت اور فوقت حاصل ہے جس بناء پر اس ضعیف اور کمزور خلقت کے انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اپنا نائب اور خلیفہ بنادیا۔ دوسری مخلوقات جو اس سے بدرجہا قوی، شدید زور آور تھیں یا اعمال میں مطیع اور فرمانبردار تھیں جیسا کہ فرشتے اُن کو خلیفہ نہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر ایسا جوہر دواجیت کیا ہے جس کی بناء پر اتنے بڑے منصب اور عہدہ اور اللہ تعالیٰ کی خلافت اور نہایت کے لئے چنا گیا۔

خلافت کے تاج کرامت کا اہل اسی کو قرار دیا گیا جو مرعلم ہے۔

علم روشنی اور جہل تاریکی، معلم اوّل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کو جبرئیل علیہ السّلام کے ذریعہ علم لدُنی عطا کیا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کو پسند فرمایا اور تمام صحابہ کرامؓ کو علم حاسل کرنے کی ترغیب دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص طلب علم کے لئے نکلتا ہو وہ واپس آنے تک مامون اور محفوظ رہتا ہے۔ (حدیث)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

۱) دین کا علم ۲) امور جہاں کا علم

جس میں تجارت معیشت، کھیتی باڑی، صنعت و رشکاری اور اسی طرح کے دیگر علوم ہیں۔ پیارے رسول محمد ﷺ نے فرمایا "میں علم کا شہر اور علیؓ اس کا دروازہ ہے"

علم کے درجے دو ہیں ایک وہ درجہ جہاں سے مقدم ہے اور وہ عمل کے ذریعے ہے۔ جیسے نماز کے ذریعے احکام مہاری کا علم۔

دوسرا وہ ہے جو عمل کے بعد اُس پر مرتب ہو وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول محمد ﷺ کی خصوصی معرفت کا انکشاف ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ "انسانوں میں سے اپن لوگوں کے درجات بلند فرمائے گا جنہیں "علم عطا فرمایا گیا"

اور جس کو علم نہیں دیا گیا گویا وہ جہالت کی تاریکی میں رہتا ہے۔ اسلئے اُسے کچھ معلوم نہیں کہ کیا بات اچھی ہے اور کیا بُری ہے۔ اس کے رب نے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ وہ یونہی تاریکی میں ٹامک ٹوئیاں مارتا رہتا ہے۔ اسی بناء پر علم کو نور اور روشنی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا "جس علم سے کوئی فائدہ نہ اُٹھایا جاتا ہو اُس کی مثال اس خذرنے کی سی ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے"

علم کی شان عجیب و غیرب ہے کہ کسی دنیاوی علم میں یہ بات نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ اُس کا بندہ ہمیشہ علم الہیٰ کی بھیک مانگتا رہے اور اُس کے حضور ربِ زدنی علمًا کہتا رہے۔

مستقبل سے واقفیت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ پہاڑ پر ایک بوڑھا آدمی رہتا تھا اس نے اپنی ساری زندگی مطالعہ اور غور و فکر میں گزاری تھی۔ وہ اپنی فہم اور بصیرت کی وجہ سے دُور دُور تک مشہور تھا۔

دور دور کے شہروں سے اس کے پاس کاروباری لوگ، سیاست دان اور طالب علم آتے۔ وہ بوڑھے آدمی سے اپنی مشکلات بیان کرتے تو وہ ان کے خوبصورت اور آسان حل بتا دیتا۔ کچھ ایسے لوگ بھی اس کے پاس آتے جو کہ اس سے علمی اور فلسفیانہ سوالات پوچھتے۔ بوڑھا آدمی ان کا دُرست اور صحیح جواب دے کر نہیں مطمئن کر دیتا۔

بوڑھے آدمی سے جو کوئی بھی سوال کرتا وہ ہمیشہ اس کے سوال کا جواب دے کر اسے نصیحت کرتا کہ اب عمل کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اسی پہاڑ کے قریب غریب مزدوروں کی بستی تھی ان کے بچے بہت شرارتی اور اوارہ گرد تھے۔ وہ شریر بچے اکثر کوئی نہ کوئی اُلٹا سیدھا سوال بوڑھے آدمی سے پوچھتے تھے جس کا بالکل صحیح اور دُرست جواب دیا جاتا تھا۔

ایک دن شریر بچوں کے سرغنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آؤ آج بوڑھے کو تنگ کرتے ہیں۔ آج وہ ہمارے سوال کا جواب نہ دے سکے گا۔ اس اس نے ایک پرندہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا۔ اور سوچا کہ بوڑھے سے پوچھوں نگا کہ میرے ہاتھوں میں جو پرندہ ہے وہ زندہ ہے یا مُردہ؟ اگر بوڑھا کہے گا کہ پرندہ زندہ ہے تو میں ہاتھوں سے مسل کر پرندہ جان سے مار دونگا اور اگر اس نے کہا کہ پرندہ مُردہ ہے تو میں زندہ پرندہ اس کو دکھا دونگا۔

جب یہ لڑکا پرندہ اپنے ہاتھوں میں چھپائے بوڑھے کے پاس پہنچا اور سوال کیا کہ پرندہ زندہ ہے یا مُردہ تو بوڑھے نے کہا کہ "یہ پرندہ تمہارے ہاتھوں میں ہے" جیسا چاہو سلوک کرو بالکل ایسے ہی ہمارا مستقبل ہمارے ہاتھوں میں اسے ہم اپنی بے علمی سے مُردہ بھی کر سکتے ہیں اور بصیرت سے زندہ بھی کر سکتے ہیں۔

ہم امید، ممکنات، مثبت سوچ، بصیرت، فہم و فراست، عمل اور محنت کو آفاقی اور فطری اصولوں کے مطابق اپنانے سے اپنی قسمت اور مستقبل کو خود تخلیق کر سکتے ہیں۔

ہمیں چاہیے اپنا جائزہ لیں تو اندازہ ہوگا کہ آپ میں تبدیلی کی خواہش بھی ہے اور لگن بھی مگر کبھی آپ اس طرف دھیان نہیں دیتے۔ جو لوگ اپنے آپ کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے بہت ضروری ہے کہ اپنی صلاحیتوں سے واقف ہوں۔ انہیں بروئے کار لائیں اور نئے شعبوں میں مہارت پیدا کریں۔ مہارت کا حصول ہم میں صرف اعتماد ہی نہیں بلکہ مواقع بھی پیدا کرتا ہے۔

شکریہ

محمد لاریب زکائی

CamScanner